طُرُقُ الہُدیٰ والاِرشاد
اِلٰی اَحکامِ الاَمارۃ والجِہاد

۱۳۴۱ھ

مفتیٔ اعظم ہند، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، علامہ
مولانا مصطفٰے رضا خان قادری نوری علیہ رحمۃ اللہ

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک
Alahazrat Network

بحمدہٖ سبحنہ وتعالیٰ

یہ رسالہ ہدایت قبالہ نوری عجالہ نافع مقالہ حق کو روشن کرنے والا
باطل واہل باطل کو خائب و خاسر بنانے والا۔ روشن فیصلہ مسئلہ خلافت و
جہاد بجگین اتحاد بے بنیاد نامراد تخم فساد قالع عیون اتحادیان بدنہاد
جزاہم عند ربنا بئس المہاد مسمیٰ بنام تاریخی

طرق الھدیٰ والارشاد

الیٰ

احکام الامارۃ والجہاد

۱۳۴۱ھ

مصنفہ فاضل جلیل عالم نبیل۔ فخر الاماثل فاضل ابن الفاضل ابن الفاضل
حضرت مولانا مولوی ابو البرکات آل الرحمٰن محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب
دام بالفیوض والحسنات

باہتمام مولانا مولوی حاجی محمد حسنین رضا خاں صاحب
جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء
نے اپنے صرف سے
مطبع فیض منبع حسنی بریلی محلہ سوداگران میں چھپوا کر شائع کیا

بار اول ۵۰۰ جلد
علاوہ محصول ڈاک قیمت ۵/

سلسلۂ مطبوعات ۲۷

نام کتاب .... طریق الہدیٰ والارشاد الی احکام الامارۃ
مرتب .... مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلوی
کل صفحات ۸۰
تاریخ طباعت .... شعبان المعظم ۱۴۰۳ھ جون ۱۹۸۳ء
پریس ....
ناشر .... انجمن ارشاد المسلمین - ۶ بی شاداب کالونی لاہور
تعداد .... ایک ہزار
قیمت .... ۹ روپے

ملنے کے پتے

○

۱۔ المکتبۃ المدینہ .... ۱۷- اردو بازار ، لاہور
۲۔ مکتبہ قاسمیہ .... ۱۷- اردو بازار ، لاہور
۳۔ پاک اکیڈمی .... دکان نمبر ۲۲- جامع مسجد باب الاسلام آرام باغ کراچی
۴۔ مدرسہ عربیہ حفظ القرآن .... سرکلر روڈ کہروڑ پکا ، ضلع ملتان

تمہید شہید

از

حضرت مولینا مولوی ابوالبرکات سید احمد صاحب سُنی حنفی قادری رضوی الوری
صدر انجمن حزب الاحناف لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہ و نصلی علےٰ حبیبہ الکریم

ہزار ہزار حمد اوسکی وجہ کریم کو جس نے ہم کو حق عطا فرمایا اور حق پر استقامت بخشی اور حق کے مقابل تمام اباطیل کو خاک و خون میں غلطان فرمایا۔ ہمیں اہلسنت وجماعت میں داخل فرماکر اپنے پیارے حبیب مصطفےٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا بندہ بنایا حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی غلامی کا شرف بخشا۔ تمام مذاہب باطلہ سے کنارہ کشی کا ہمکو حکم فرمایا صاف ارشاد کیا وَمَنْ یَّتَوَلَّہُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْہُمْ جو کسی کافر بدمذہب سے موالات و دوستی کرے وہ بھی انہیں میں سے ہے اونہیں کیطرح کافر ہے مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ہمکو سنایا کہ لاتواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تجالسوھم الخ بدمذہبوں کے ساتھ نہ کھاؤ نہ پیو نہ نشست و برخاست رکھو نہ اونسے انس و محبت رکھو۔ ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم (اون بدمذہبوں) سے دور بھاگو اونہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالدیں۔ الحمدللہ والمنة کہ محض اپنے فضل وکرم سے ہمکو ان احکامات پر عمل پیرا ہونیکی توفیق بخشی مگر مطلع علی الغیوب مخبر صادق و مصدوق صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم آگاہ فرماچکے ہیں کہ یاتی علی الناس زمان الصابر فیھم علی دینہ

کالقابض علی الجمر رواہ الترمذی آخر زمانہ میں گمراہی اور فتنہ بڑھیگا آدمی کو اپنا دین سنبھالنا ایسا دشوار ہوگا جیسے ہاتھ میں انگار لینا۔ نیز فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصبح الرجل مؤمناً و یمسی کافراً و یمسی مؤمناً و یصبح کافراً الحدیث۔ صبح کو آدمی مسلمان ہوگا شام کو کافر۔ شام کو مسلمان ہوگا صبح کو کافر العیاذ باللہ تعالیٰ آج اس فرمان والا شان کی تصدیق ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ایک طرف مرتد قادیانی اٹھتا ہے اپنی نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کرتا ہے اور کلمۃ اللہ سیدنا عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام کی سخت شنیع توہین و تحقیر کرتا ہے دوسری طرف دیوبندی فتنہ کھڑا ہوتا ہے اور اللہ و رسول کی عزت و عظمت پر ناپاک حملے کرتا ہے۔ تیسری جانب نیچری مرتد نکلتا ہے وہ معاذ اللہ تمام قرآن و احادیث کو باطل کہہ دیتا ہے۔ ایک گوشہ سے چکڑالوی خبیث پیدا ہوتا ہے اور رب العزت کے نائب اعظم خلیفہ مطلق مختار کل سید رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محض ایک ڈاکیئے کے برابر بنا کر انکی احادیث کریمہ کو بالکل جھوٹ بک دیتا ہے۔ ایک سمت سے رافضی فرقہ خارج ہوتا ہے اور قرآن عظیم کو ناقص مانتا جبریل امین علیہ السلام کو خائن بتاتا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سب و شتم کرتا ہے۔ ایک طرف فرقہ ضالہ ندویہ ابھرتا اور ہر کلمہ گو بدمذہبوں مرتدوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق کو فرض قطعی بلکہ ایمان بتاتا ہے مرتدین و مبتدعین کے رد کو خدا اور رسول کی اہانت کہتا ہے ایک طرف نجدی فتنہ رونما ہوتا ہے اور تمام اہل اسلام مقلدین ائمہ اربعہ متوسلین انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام رضی اللہ عنہم کو کافر مشرک قرار دیکر واجب القتل مباح الدم سمجھتا ہے ایک طرف فرقہ گاندھویہ خلافتیہ نکلتا ہے جس نے ان سب بدمذہبوں اور مشرکین کو اپنے اندر شامل و داخل کر کے علی الاعلان دعویٰ کر دیا کہ جو ہمیں شریک ہو مسلمان نہیں۔ پس ایسے پر فتن زمانہ میں لوگوں کو اپنا ایمان محفوظ رکھنا اور ان فتنوں سے بچنا ازبس دشوار ہے مگر چونکہ ختم الرسل ہادی السبل سید الکل سیدنا و مولینا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی ارشاد ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہیگا تمام اہل باطل پر اوسی کو غلبہ حاصل ہوگا۔ للہ الحمد کہ اہل

نے اپنے فضل سے اس فرمان کا مصداق علمائے اہلسنت ایدہم اللہ تعالیٰ کو بنایا
کہ انہوں نے اپنی جان و مال اپنی زبان و قلم قدم و درم سے دین حق کی تائید کی اور
تمام بدمذہبوں کی حتی الامکان بذریعہ تحریر و تقریر بیخکنی فرمائی اور الحمد للہ تعالیٰ تا
ایندم اسی خدمت دینی میں مشغول و منہمک ہیں اور مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے محبوب
روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں انہیں سربلندی اور کامیابی عطا فرمائی۔ فالحمد للہ
علیٰ ذالک۔ لیکن یہ فتنے تو پیدا ہوئے ہی تھے مگر اسکے بعد ایک تازہ فتنہ اور نکلا جو اپنے پہلوں سے زیادہ
ستم گار تھا یعنی فرقہ کمہاریہ (زمینداریہ) ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء میں مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور نے ایک عظیم
الشان جلسہ منعقد کیا اور ہندوستان پنجاب و سندھ و کراچی وغیرہ بلاد مختلفہ کے علمائے کرام و صوفیائے عظام کو دعوت
دی اور خداوند کریم ان فدایان ملت کو سلامت با کرامت زندہ رکھے کہ تکالیف سفر گوارا فرمائی اور سوا سو کے قریب
تشریف لائے۔ اصل مقصد انعقاد جلسہ کا یہ تھا کہ گذشتہ چند سال سے سیاسی تحریکات کی آندھیوں نے سطح اسلام
پر خس و خاشاک جہلاء ذی تمیز کو مخلص صادق کیا جائے۔ کفر و اسلام کی ہم آہنگی سے جو حق و باطل میں امتیاز مٹایا جا رہا تھا
اس کی روک تھام کی جائے اور احقاق حق و ابطال باطل کر کے اپنے سنی حنفی بھائیوں کو خود غرض مطلب پرست
اور عیار دنیادار (نام کے لیڈر) اور غیر حنفی نمازیوں کے پھندے سے بچایا جائے۔ الحمد للہ کہ علمائے کرام نے جو مواعظ حسنہ فرمائے
ان کا خاطر خواہ اثر ہوا حتی کہ مخالفین کو بھی اعتراف کرنا پڑا۔ جلسہ حزب الاحناف میں مالک اخبار زمیندار کی وہ نظم جو
نالہ خلافت کے نام سے ہنگامہ خلافت میں بارہا شائع ہوئی اور وہی نظم بعنوان فیصلہ کفر و اسلام ۱۷ رجب
سنہ ۱۹۲۵ء کے اخبار زمیندار میں دوبارہ چھپی دوران وعظ میں اس نظم کے چند اشعار کفریہ مندرجہ رسالہ
کا ذکر آیا بالاتفاق علمائے کرام نے ان اشعار کو کفریہ بتایا اسکے قائل و قابل کو کافر و خارج از اسلام فرمایا مسٹر
ظفر علی بی اے تو ہو نگے لیکن وہ کوئی علوم دینیہ اسلامیہ کے عالم نہیں ہیں۔ عالم ہوتا تو ادنیٰ سے صوم و صلوٰۃ
کے مسائل بھی بخوبی معلوم ہونگے۔ لہذا اگر ان سے شاعرانہ بلند پروازی میں کوئی شرعی فروگذاشت
ہو گئی تھی تو تعجب نہ تھا اسکا آسان علاج یہی تھا کہ علمائے کرام کے حضور حاضر ہوتے اور اپنی غلطی کا اعتراف کر کے
زیر حکم شریعت گردن جھکاتے تائب و مستغفر ہوتے اور جس طرح اشعار شائع ہوئے تھے ویسے ہی توبہ نامہ بذریعہ اخبار
شائع کر دیتے۔ مگر بجائے اسکے وہ علمائے کرام و مفتیان عظام کو سب و شتم اور ناپاک اور فحش گالیاں دیتے رہے
حتی کہ اپنے اخبار کے کالم کے کالم علمائے کرام کی توہین و تحقیر میں سیاہ کرتے رہے اور طرح طرح کے بہتان بندی اور افترا پردازی

میں مشغول ہو گئے خصوصاً حضرت سراپا برکت سیدی مولوی قبلہ والدی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین محی السنۃ
قامع البدعۃ حضور پر نور مولینا مولوی ابو محمد محمد دیدار علیشاہ صاحب خطیب مسجد وزیر خان کی شان والا میں وہ وہ گستاخیاں
فحش سرائیاں کیں کہ مسلم تو مسلم کفار و مشرکین بھی شرما گئے۔ خیال تھا کہ شاید دنیائے اسلام کے ملامت سے نادم ہو جائے
اور اپنے کفریات سے توبہ کر لے اور دم دبی بہتان بندی و افترا پردازی سے باز آجائے لیکن خیال غلط نکلا بجائے اسکے وہ اپنے
مربی و محسن عبدالمجید بن مسعود نامسعود سے جا ملا کیونکہ الجنس یمیل الی الجنس ایسا کمال الیقین ہو گیا کہ بموجب فرمان واجب الاذعان
حبیب الہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ یمرقون من الدین دین سے نکل جائینگے کما یمرق السہم من الرمیۃ جیسے
تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے ثم لا یعودون پھر دین میں واپس نہ لوٹینگے چنانچہ مسٹر پر فتوی کفر لگے انہوں نے ابھی تک کوئی توبہ
نامہ شائع نہیں کیا بلکہ گمراہی و بے دینی کے مضامین شائع کر رہے ہیں ہمنے باوجود متواتر تقاضوں کے اسوقت تک فتوی
تکفیر کی اشاعت کو ملتوی رکھا لیکن بعض بعض جگہ ابھی تک زمیندار کی غلط بیانی اور بہتان بندی کا اثر باقی ہے پس
اس غلط فہمی کے دور کرنیکی غرض سے بار بار انجمن کی درخواست پر وہ متفقہ فتوی تکفیر زمیندار مع تصدیقات علمائے اہلسنت
پنجاب و سندھ و کراچی وغیرہ کی نقل مطابق اصل رسالہ کی صورت میں پیش ناظرین کرام کرتے ہیں اب وہ لوگ جو اصحاب حق
و ہدایت کے حضور آنکھیں بند کر کے بلا تامل کہدیا کرتے ہیں کہ بریلی اور مسجد وزیر خان لاہور سے ہر مسلمان پر کفر کے فتوے نکلتے
ہیں ان کے پاس کفر کی مشین ہے سبکو کافر بنا دیتے ہیں آنکھیں کھولیں اور چشم بصیرت و نور ایمان سے اس رسالہ مبارکہ کو بنظر انصاف
ملاحظہ کریں کہ یہ صرف علمائے بریلی اور حضرت مخدوم العلماء مدظلہ العالی ہی تکفیر فرما رہے ہیں یا تمام ہندوستان و پنجاب
اور سندھ کے سنی حنفی علمائے کرام۔ آخر میں اپنے خالص مخلص ناواقف بھولے بھالے مسلمان بھائیوں سے
با ادب التجا کرتا ہوں کہ وہ ایکدفعہ اول سے آخر تک حرف بحرف بنظر انصاف اس رسالہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ دوسروں کو
سنائیں متردد دین کو دکھائیں حق پسندی و انصاف کو کام میں لائیں اللہ و رسول و قرآن کی عظمت و عزت کو
سامنے رکھکر اپنے ایمان سے فتوی لیں انشاء اللہ تعالیٰ حق واضح اور عیاں ہے بحمد اللہ اپنے فرض سے سبکدوش
ہوئے اظہار حق و ابطال باطل کر دیا اتمام حجت ہو چکی خواہ آپ لوگ خوش ہوں یا ناخوش اللہ و رسول
جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی مطلوب ہے۔ محض للہ لوجہ اللہ ولنصح المسلمین شائع کیا جاتا
ہے حسد عناد کینہ خود بینی مکابرہ مباحثہ جنگ و جدل سے ہمیں تعلق نہیں ہاں اتنا ضرور ہے
الحق مُر حق بات کڑوی لگتی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ دکھتی ہوئی آنکھوں کو بُرا لگتا ہے
سورج ٭ بیمار زبانوں کو بُرا لگتا ہے پانی ۔ خیر اندیش ابو البرکات

حامداً و مصلیاً و مسلماً

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اشعار ذیل کے بارہ میں کہ آیا یہ اشعار شرعاً درست ہیں یا خلاف شرع ہیں۔ درصورت ثانی شاعر کا کیا حکم ہے۔ ہمارے دیار کے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ان اشعار کا مفہوم کفر والحاد ہے۔ اور قائل پر تجدید اسلام اور تجدید نکاح لازم اور جسطرح ان اشعار کی اشاعت عام ہوئی اسیطرح توبہ نامہ کی اشاعت بھی ہونا واجب ہے۔

بعض شعرا کا خیال ہے کہ ان اشعار کا مفہوم کفر نہیں۔ پس جناب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اشعار ذیل کے مفاہیم پر غور فرما کر جو حکم شرع شریف ہو بمعہ دلائل فقہیہ مزین بمواہیر فرما کر پتہ ذیل پر حتی الوسع جلد واپس فرماویں۔ جواب کے واسطے ٹکٹ حاضر خدمت ہے والسلام

(اشعار یہ ہیں)

یہ سچ ہے او سپہ خدا کا چلا نہیں قابو ۔۔۔ مگر ہم اوس بت کافر کو رام کر لینگے

بجائے کعبہ خدا آج کل ہے لندن میں ۔۔۔ وہیں پہنچکے ہم اوس سے کلام کرلینگے

جو مولوی نہ ملیگا تو ماکو ہی سہی ۔۔۔ خدا خدا نہ سہی رام رام کر لینگے

بینوا و توجروا

محمد الدین کلاتھ مرچنٹ نائب ناظم حزب الاحناف لاہور

اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

الجواب

ربنا انی اعوذبک من ھمزات الشیاطین و اعوذبک رب ان یحضرون

اے عزیز یہ کیا پوچھتا ہے کہ یہ اشعار درست ہیں یا خلاف شرع۔ کہ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا بھی درست نہیں مسجد میں جاتے پہلے بایاں قدم رکھنا بھی درست نہیں مسجد سے آتے پہلے دہنا قدم نکالنا بھی درست نہیں مسجد میں ایسے زور سے چلنا جس سے آواز پیدا ہو و حکم ہو

یہ بھی خلاف شرع ہے مسجد میں زور سے بولنا بھی خلاف شرع ہے مطلقاً ٹھٹھے سے ہنسنا بھی خلاف شرع ہے۔ اے برادر دینی یہ پوچھ کہ یہ کیسے لخبث و اشنع کفریات ہیں جن میں شائبہ بھی ایمان کا نہیں۔ اور جو ان کے کفر ہونے اور ان کے قائل و قابل کے کافر ہونے میں شک کرے اوسکا کیا حکم ہے۔ بلکہ درحقیقت پوچھنے کی بات تو یہ بھی نہیں کہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ یہ قطعاً کفر ہیں۔ یقیناً کفر ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ بے شک ان اشعار کا قائل و قابل کافر اور جو اوسکے کفر و مستحق عذاب ہونے میں ادنی شک کرے وہ بھی اوسی کا ساتھی۔ شفا و درمختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ایسے کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔ شعر اول کے دونوں مصرع کفر خالص ہیں پہلے میں صاف تصریح کی کہ اوس پر خدا کا قابو نہ چلا۔ یہ اللہ عزوجل کی کھلی توہین اور اوسکی قدرت عظیمہ کاملہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا رد و انکار ہے کہ ایک شئ ایسی بھی ہے جس پر خدا کو قدرت نہیں اور اوس پر اوسکا قابو نہیں۔ اور وہ اوس سے عاجز رہا تعالی اللہ عما یقول الظلمون علواکبیرا لاحول ولاقوة الاباللہ العلی العظیم۔ یہ تو سرے سے الوہیت کا انکار ہوا کہ جو عاجز ہو خدا نہیں ہوسکتا تو مصرع خبیثہ لعینہ کے قائل نے الوہیت ہی کا حقیقۃً رد و ابطال کیا۔ تو بے شک وہ اور جو اوسے قبول کرے وہ ہر مسلمان کے نزدیک کافر ہوا جو ایسے کو کافر نہ جانے یا اوسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر کہ پہلے نے کفر کو کفر نہ جانا۔ الوہیت ہی کا انکار اگر کفر نہ ہوا تو اور کیا کفر ہوگا۔ ایمان کو ایمان جاننا جیسا ضرور ہے یونہیں کفر کو کفر ماننا جو کفر کو کفر نہ جانیگا وہ ایمان کو کیا جانیگا کہ الاشیاء تعرف باضدادہا اندھارا روشنی کی قدر کیا جانے گا۔ اور دوسرے نے شک کیا اور کفر کے کفر ہونیکی تصدیق ضرور ہے تو شک اور ایمان جمع نہیں ہوسکتے کہ تصدیق ہی کا نام ایمان ہے اور وہ بحالت شک نا ممکن۔ اور دوسرے مصرع میں برملا اپنے آپکو خدا سے زاید قدرت والا بتایا تو اوسکا مرتبہ گھٹایا اور اپنا رتبہ اوس سے بڑھایا۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ یہ کتنا خبیث تر کفر ملعون ہوا۔ اس دوسرے مصرع میں اپنی الوہیت کا اثبات کیا پہلے مصرع میں خدا کی الوہیت سے اسلئے انکار کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ مطلب یہ ہوا کہ لوگ جسے خدا کہتے ہیں اور اوسکی قدرت بہت عظیم مانتے ہیں اور اوسے ہر شے پر قادر جانتے ہیں

کی تنقیص اور اوس قادر و توانا پاک بے ہمتا جلت عظمتہ و حکمتہ قدرتہ کی پاک ذات کیطرف عجز کی نسبت اور اہمیۃ

ہم سچ کہتے ہیں کہ ایک خدا ہے جسنے کہ اوس وہ عاجز رہا وہ اوسے اپنی قدرت سے دبا مارتا مگر اوسکا اوس پر قابو نہ چلا۔ تو وہ خدا نہوا کہ خدا عاجز نہیں ہوتا۔ اور ہم اوس چیز کو بھی رام کرلینگے جس پر لوگوں کے خدا کا قابو نہ چل سکا اور جس سے وہ عاجز رہا کسیطرح اوسے رام نہ کر سکا۔ تو ہم ہر شے پر قادر ہوئے تو ہم خدا ہوئے نہ کہ وہ عاجز جسے لوگوں نے خدا بنا لیا والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالی کیا کوئی مسلمان اسکے کفر ملعون ہونے میں ادنی شک لائیگا۔ بے شک ہر مسلمان کہیگا کہ لاریب کفر ہے اور اسکا قائل و قابل کافر ہے۔

یونہیں اوسکا وہ دوسرا شعر نجس کفر خالص ہے کہ مسلمانوں کا دین مقدس اسلام اللہ کو جسم اور جسمانیات سے پاک بتاتا ہے۔ مکان جسم ہی کیلئے مخصوص ہے تو اللہ تعالی مکان سے پاک ہے وہ مجسم نہیں نیز مکان مخلوق ہے وہ خالق ہے مکان حادث ہے وہ قدیم ہے مکان جسم کو محیط ہوتا ہے اور اللہ اوس سے پاک ہے کہ کوئی شے اوسکا احاطہ کرے وہ اپنے علم و قدرت سے ہر شے کو محیط ہے واللہ بکل شیٔ محیط اور شاعر لندن کو خدا کا مکان بتاتا ہے تو خدا کو مجسم جانتا ہے اور لندن کو اوسے محیط مانتا ہے جبھی کہتا ہے کہ خدا آجکل کعبہ میں نہیں لندن میں ہے۔ بے شک وہ اہل اسلام کے نزدیک کافر ہے اللہ ورسول کے نزدیک کافر ہے۔ باوجودیکہ مسلمان کعبہ معظمہ کو بلکہ ہر مسجد کو اسلئے کہ وہ خالصاً اللہ ہی کی ملک ہیں بیت اللہ کہتے ہیں۔ مگر جو کعبہ معظمہ کو اللہ کا مکان اور اللہ تبارک وتعالی کو اوسکا مکین مانے اون کے نزدیک کافر ہے یونہیں اللہ عزوجل زمان سے بھی پاک ہے کہ زمانہ بھی حادث و مخلوق ہے۔ اور یوں بھی کہ اوسنے کعبہ معظمہ سے لندن کو بڑھایا کعبہ مقدس کی توہین کی۔ مگر جو رب کعبہ کی ایسی شدید توہین تنقیص کرچکا ہو ایسے سے اسکی کیا شکایت ع ما علی مثلہ یعد الخطاء۔ یہاں اس احتمال کی بھی گنجائش نہیں کہ مکان سے اوسکے مجازی معنے مراد ہوں اگرچہ اس طور پر بھی یہ اطلاق درست نہ ہوتا مگر خاص شہروں کا تسمیہ و ایک میں خدا کا وجود بتانا اور دوسرے کو اوس سے خالی ماننا اوس احتمال کو قطع کرکے کلام کو اخبث کفر کیلئے متعین کرتا ہے۔ یونہیں اوسکا تیسرا شعر بھی کھلا الحاد و زندقہ ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ مولوی و مالوی اوس کے نزدیک برابر ہیں خدا و رام ایک ہیں کفر و اسلام میں کچھ فرق نہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اوس کے نزدیک خدا خدا نہ کیا رام رام کر لیا بات ایک ہی ہے حاصل وہی ہے۔ حالانکہ ہرگز خدا رام نہیں اور ہرگز رام خدا نہیں۔ تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا۔ سبحن اللہ عما یصفون۔ سبحان اللہ عما یشرکون۔ ہندوؤں کا مذہب نامہذب ہے کہ خدا ہر چیز میں رما ہوا سرایت و حلول کئے ہوئے ہے۔ اور اللہ رہنے اور حلول کرنے سے پاک ہے۔ ہندو خدا کو اپنے اوسی عقیدہ خبیثہ کی بنا پر رام کہتے ہیں تو خدا کو رام کہنا کفر ہوا اور رام خدا کرنا عبادت اور کفر کو عبادت جاننا کفر۔ اور یہ بھی فرض کیجئے کہ وہ رام کے یہ معنے بھی نہ سمجھتا ہو جب بھی ہمارا خدا وہ نہیں جو ہنود بےبہبود کا مزعوم خدا ہے جسے ہندوؤں نے خدا سمجھ لیا ہے۔ قرآن عظیم اسپر شاہد ہے۔ ارشاد فرماتا ہے قل یایھا الکفرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عبدون ما اعبد ولا انا عابد ما عبدتم ولا انتم عبدون ما اعبد۔ تم فرما دو اے کافرو میں نہیں پوجتا جسے تم پوجتے ہو اور نہ تم اوسکی عبادت کرنیوالے ہو جسکی بندگی میں کرتا ہوں اور نہ میں تمہارے معبودوں سے کسی کا پوجنے والا ہوں نہ تم میرے معبود حقیقی عز جلالہ کے عابد و پرستار ہو اور فرماتا ہے ماقدروا اللہ حق قدرہ۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ وہ نہیں جو کفار کا مزعوم ہے اور جسے وہ رام رام سے پکارتے ہیں۔ تو ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کا خدا خدا کرنا اور کفار کا رام رام بکنا ہرگز ایک نہیں ہو سکتا۔ اور کفار کے رام رام جپنے کو خدا کی یاد جاننا کھلا الحاد ہوا اور ہندوؤں میں اتنا جذب ہو جائیگا تو دیکھو خدا خدا نہ سہی رام رام کرینگے کہ مسلمانوں کے اور اون کے پیشواؤں کو چھوڑنے کے ساتھ ساتھ اون کے معبود برحق کا ترک اور ہندوؤں میں گھلنے ملنے کیلئے اون کے معبود باطل کا اختیار ہے اور یہ ترک اور اختیار دونوں کفر ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالی۔ کیسا اخبث کلمہ ہے۔ جو مولوی نہ ملیگا تو مالوی ہی سہی الخ کہ مولوی نہ ملیگا تو وہ بدنصیب مولوی کے خدا ہی کو چھوڑ دیگا اور ہندوؤں کے طاغوت مالوی کو اختیار کرلیگا اور مالوی کے خدا کو پوجنے لگیگا۔ خدا کی اضافت چاہیے وہ کسی صحیح لفظ ہی سے تعبیر کیا گیا ہو رام تو لفظ بھی قبیح المعنے ہے اگر خدا اور الٰہ اور معبود و رب وغیرہ سے تعبیر کرکے اوسے محق کیطرف اضافت کرے تو اوس سے الٰہ حق اور مبطل کیطرف اضافت ہو تو الٰہ باطل مراد ہوتا حضرت حق تبارک و تعالی ایمان فرعون عند الباس کو اس طرح نقل فرماتا ہے امنت بربہ منی

وفرشت جیسا کہ فرعون کو اٰلہ حق کیطرف متوجہ ہو جیسے کہ اللہ رب کی اضافت محق
کیطرف کرنا ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ لفظ خدا کی اضافت اگر محق کی جانب ہے
تو اوس سے اٰلہ حق مراد ہے مبطل کیطرف تو اٰلہ باطل۔ کفار کو تو خدا تک رسائی
ہی نہیں وہ اٰلہ حق تک پہنچے ہی نہیں اون کا خدا تو اونکی ہوا ہے والعیاذ باللہ
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اوس قائل اور اون شعراء پر جنہوں نے کہا کہ ان اشعار کا مفاہیم کفر نہیں توبہ و تجدید
ایمان فرض اور ہر فرض سے بڑھکر فرض ہے سنئے سر لیے مسلمان ہوں اور اپنی
اپنی بیبیوں سے جبکہ وہ راضی ہوں از سر نو نکاح کریں۔ اور اگر کہیں بیعت
ہوں تو تجدید بیعت بھی لازم ہو ہیں اگر حج کر چکے ہوں تو پھر حج کرنا بھی ضرور ہے
کہ کفر سے اعمال حبط ہو جاتے ہیں تو پہلا حج اور اعمال کے ساتھ حبط ہو گیا۔
اب دوسرا حج یوں فرض کہ حج کی فرضیت کا وقت عمر ہے۔ لہذا پھر حج ضروری واجب
توبہ کریں اور بہانے نہ بنائیں کہ وہ کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد قال تعالیٰ لا تعتذروا
قد کفرتم بعد ایمانکم۔ واللہ الموفق۔

یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان کے گھر میں پیدا ہونا اور گائے کا گوشت کھا لینا
اور کلمہ اسلام پڑھ لینا بس اسلام کے لئے پختہ رجسٹری ہے کہ پھر کچھ بھی کریں کچھ
بھی کہیں ہر طرح کھرے مسلمان ہی بنے رہیں۔ پچھلے دنوں کوئی دو برس ہوئے ہوئے
بعض نیچری اخبار میں ہماری نظر سے ایک مضمون گزرا تھا جسمیں تھا کہ جو یہ کرے
وہ بھی ہندو جو یہ نکرے وہ بھی ہندو جو یہ مانے وہ بھی ہندو جو یہ نہ مانے وہ بھی
ہندو غرض ہندو مذہب کی کوئی حد بندی نہیں۔ اسپر ہم نے کہا تھا کہ یہ نیچری
ہندوؤں کا کیا مضحکہ اوڑاتے ہیں اپنے گریبان میں تو مونہہ ڈالیں۔ اپنی حالت کو
تو نظر کریں اپنی آنکھ کا تو شہتیر دیکھیں۔ جو اعتراض کہ یہ ہندوؤں کر رہے ہیں
بعینہ ان پر بھی وارد ہے ان کے خیال میں بھی تو مذہب کوئی شے نہیں ان کے نزدیک
بھی تو سارے باطل فرقے کھرے پختہ مسلمان ہی ہیں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم جنہیں ضال مضل کافر جانتے ہیں۔ جنہیں حدیث میں کلھم فی النار فرمایا ناری جہنمی بتایا۔ اللہ و رسول کے نزدیک تو صرف ایک گروہ اہل حق ناجی ہے حدیث میں الا واحدۃ فرماکر جس کا استثنا فرمایا جسکی نشانی صحابہ کی عرض پر ما انا علیہ و اصحابی ارشاد ہوئے یعنی وہ فرقہ (اہلسنت) جو اوس راہ حق کا متبع ہے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور ان بیناچرہ خذلہم اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرہ کے نزدیک وہ سارے باطل فرقے بھی پکے مسلمان ہیں کوئی کافر نہیں سب باایمان ہیں ناری نہیں ناجی از نیران ہیں کہ سب عباد الرحمن ہیں۔ دیوبندی ہوں وہابی ہوں قادیانی ہوں بابی ہوں رافضی ہوں خارجی ہوں خود یہ نیچری ہوں ندوی ہوں چکڑالوی ہوں کلمہ گو تو ہوں غرض بدنام کنندگان اسلام سے جو بھی ہوں جتنے متبعین شیطان ہیں ان کے نزدیک سب مسلمان ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

جو خدا کا جھوٹ بولنا ممکن جانے وہ بھی اون کے نزدیک مسلمان ہے اور جو محال جانے وہ بھی جو خبیث تصریح کرے کہ وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے یعنی معاذ اللہ اللہ جھوٹ بول چکا وہ بھی ان کے خیال میں مسلمان ہے اور ایسے کو کافر جانے وہ بھی جو یہ کہے کہ قرآن ناقص ہے وہ بھی اور جو بحکم انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون اور لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ اوسے دخل بشری سے محفوظ مانے اور کامل جانے اور ناقص کہنے والوں کی تکفیر کرے وہ بھی جو یہ کہے کہ جہل و ظلم و چوری شراب خوری سے معارضہ کم فہمی ہے کہ جو مقدور العبد ہے وہ مقدور اللہ ہے یعنی معاذ اللہ صاف مان لے کہ اللہ عزوجل یکے نہ ہی نہیں ان عیوب پر بھی قادر ہے اور ان سے بھی ملوث ہو سکتا ہے وہ بھی۔ اور جو اللہ عزوجل کو ہر عیب سے پاک جانے اور کسی عیب سے ملوث ہونیکو جائز ماننا خدا کی الوہیت کو باطل ٹھہرانا جانے اور اس اوس قائل کی تکفیر کرے وہ بھی۔ جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیلئے بھیجی تھی جبریل علیہ الصلاۃ والسلام غلطی

سے حضور کو دے گئے وہ بھی اور جو حضور کی تنقیص حضرت جبریل کی توہین اور اللہ عزوجل پر ناپاک افترا حضرت جبریل پر گندا بہتان جانے اور قائل کو کافر مانے وہ بھی - جو حضرت مولی علی و حضرت فاطمہ زہرا سبطین کریمین رضی اللہ تعالی عنہم کو انبیا جانے اور انبیا سے افضل مانے وہ بھی اور جو ان حضرات اربعہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نبی مانے اور ان کو انبیاء کرام سے افضل جاننے کو کفر بتائے اور ایسے کو کافر جانے اور کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل ہونے کو محال جانے وہ بھی جو اللہ عزوجل کے حبیب - رب عالم کے محبوب محمد رسول اللہ تعالی علیہ وسلم کو گالیاں دے حضور کے علم عظیم کو شیطان رجیم کے علم سے گھٹائے حضور کے علم کو ہر صبی بلکہ ہر مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے علم سے ناپاک تشبیہ دے جو بجائے محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کلمہ میں اشرف علی رسول اللہ بکنے اور درود شریف میں بجائے نام نامی و اسم گرامی حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم اشرف علی چھپنے پر اپنے مرید کی تسلی کرے جو یہ کہے کہ حضور کو تو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہ تھی معاذ اللہ حضور کو اپنے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہ تھا - جو یہ کہے معاذ اللہ حضور مر کر مٹی میں مل گئے - جو انبیا کو چوڑھے چمار سے زیادہ ذلیل جانے جو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نماز میں خیال آجانے کو اپنے گھوڑے گاؤ و خر کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر جانے وہ بھی - اور جو ان نجاستوں خباثتوں سخت شدید کفروں پر اون کے قائلوں قابلوں کو کافر مانے وہ بھی - جو جنت و نار اور ملائکہ واجنہ اور نماز و روزہ وغیرہ کا منکر ہو وہ بھی اور جو ان کے وجود کا قائل اور فرضیت صلوۃ و صیام وغیرہ کا معتقد ہو اور ان کے وجود و فرضیت کے منکر متاول کو کافر جانے وہ بھی - جو بعد ختم نبوت اپنے آپکو نبی کہتا ہو یا یہ بکتا ہو کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپکی خاتمیت میں کوئی فرق نہ آئیگا وہ بھی اور جو ایسوں کو کافر بتائے وہ بھی جو حضرت عیسی کلمۃ اللہ تعالی علی نبینا و علیہ وعلی

سائر انبیاء علیہ صلاۃ اللہ وسلام اللہ سے اپنے آپکو افضل بتائے اون کے معجزات کو بابرکات کو مسمریزم کا عمل گائے اور کہے کہ اگر میں اسے برا نجانتا تو اسمیں بھی عیسے سے کم نہ رہتا جو یوں بکے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو
اوس سے بہتر غلام احمد ہے

جو اگلے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی پیشگوئیاں جھوٹی بتائے جو حضرت عیسے روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اور اونکی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ امۃ اللہ مریم صلی اللہ تعالی علی ابنہا و ابنہا ثم علیہا وسلم کو ستری ستری ناپاک گالیاں دے اوس محض قدرت حق عزوجل سے ہوئے بے باپ حضرت بتول مریم سے پیدا کو باپ سے پیدا جانے یوسف نجار (بڑھئی) کا بیٹا بتائے جو حضرت مسیح کی فرضی دادیاں گائے اور اونھیں اور حضرت مسیح علیہ السلام کی نانیوں کو ستری ستری گالیاں سنائے زانیات بتائے جو باوجود اسکے کہ قرآن عظیم نے ارشاد فرمایا ما قتلوہ وما صلبوہ یہود بے بہود نے عیسے کو قتل کیا نہ اونھیں سولی دی قرآن کے مقابل خم ٹھونکے اور حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کو یہود کا مقتول و مصلوب ماننے وہ بھی اور جو ان سب کو کفر مانے اور قائلین و قابلین کو کافر جانے وہ بھی۔ جو سارے لوگوں سے کہے اگر چہ اون کیسے ہی افعال و اقوال کفر و ضلال سرزد ہوتے ہوں مسلمان جانے وہ بھی اور جو نہیں اور خود ایسے کو کافر نہ جانے وہ بھی جو ہندوؤں کی غلامی اور اون سے محبت و مودت کو فرض جانے اور انہیں یہاں تک جذب ہونے کہ صاف کہدے کہ ہندو بھائیوں کو راضی کر لوگے تو خدا کو راضی کر لوگے جو صاف بکے کہ خدا نے گاندھی کو تمہارا فرض دینی یاد دلانیکو مذکر بنا کر بھیجا ہے جو صاف کہدے کہ اگر نبوت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو گاندھی جی نبی ہوتے جو صاف بکدے کہ میں نے اپنی ذات سے ارادہ کر لیا ہے کہ میں ہندو بھائیوں سے نہیں لڑونگا چاہے وہ میری ماں بہن بہو بیٹی کی عزت خراب کریں یا میرے قرآن شریف کو پھاڑ ڈالیں یا میری مسجدوں کو شہید کر ڈالیں۔ جو صاف صاف اشتہار لگا دے کہ گاندھی اور لاجپت رائے وغیرہ سے بڑھکر خدا نے کسیکو نہ بنایا ہوگا الفساد ؛ جو اکثر زیادہ اللہ سے ڈرتے

والا پیدا نہ فرمایا ہے

کأن ربک لم یخلق لخشیتہ سواھم من جمیع الناس انسانا

جو ہندؤوں کی رضاجوئی کیلئے شعار اسلام قربانی گاؤ کے گلے پر چھری پھیر دے
اوسے حرام مردار نجس بتائے مثل سوئر ٹھہرائے اور جسے کفر کے باطل ہونیکا یقین نہو
کہ جو یہ کہے ای ہندو بھائیو دعا کرو کہ اگر ہندو مذہب سچا ہے تو پرماتما مجھے ہندو مذہب
پر اٹھائے جسے اسلام کے حق ہونیمیں شبہ ہو کہ کہے کہ اے مسلمانوں دعا کرو اگر اسلام
سچا ہو تو خدا مجھے مسلمانوں کے مذہب پہ اٹھائے وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ کفریات لعینہ
بکنے والے بھی ان کے نزدیک سب مسلمان اور جو ان خباثات کفریات پر اون قایلوں
قایلوں کی تکفیر کریں وہ بھی۔ والعیاذ باللہ الملک الدیان عن مکائد الشیطان
ان تکفیر کرنیوالے اون کے نزدیک خطا کار ہیں قصوروار ہیں مجرم ہیں گنہگار ہیں۔ ان کے
خیال میں کفر بکنا کفر کرنا کوئی عیب نہیں کافر کہنا عیب ہے جب تو کفر بکنے والوں کے طرفدار
ہیں اور تکفیر کرنیوالوں سے برسر پیکار ہیں۔ کوئی کہتا ہے صاحب ان کے یہاں تو کفر کی
مشین ہے جس میں رات دن کفر کے فتوے ڈھلتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے ان کے یہاں ساری
دنیا کافر ہے بس یہ مسلمان ہیں۔ یہ بھی کافر وہ بھی کافر سب کو کافر کئیے ڈالے ہیں
کوئی کہتا ہے یہ سب کو کافر کہتے ہیں انھوں نے اسلام کا دائرہ تنگ کر دیا ہے بڑے
تنگ نظر ہیں بہت تنگ خیال ہیں نہایت کم ظرف ہیں۔ اللہ انصاف۔ یہ نگاہبان
اسلام یہ محافظین ایمان وسنت حضرت سیدنا خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام جو
اسلام کو برقرار و استوار رکھتے ہیں یہ تو ایسے ویسے ہیں اور دشمنان دین و
ایمان جو دین کو مٹیا میٹ ڈالنا چاہتے ہیں جو مذہب کو صفحہ ہستی سے حرف غلط کی
طرح محو کر دینا چاہتے ہیں اسلام کی چار دیواری پھوڑ کر اوسکے حدود توڑ کر
دہریت ولامذہبی نیچریت کو فروغ دینا چاہتے ہیں وہ بڑے وسیع النظر وسیع
الخیال عالی ظرف ہیں قاتلھم اللہ انی یؤفکون ٥ وسیعلم الذین ظلموا ای
منقلب ینقلبون ٥ وسیعلم الکفر لمن عقبی الدار تکفیر کی مشین کا غم بیکار

وہ تو جبھی تک جاری رہی ہے جب تک کفر کی مشینیں جاری ہیں آج تم سب توبہ کر لو اور اپنی اپنی
کفر کی مشینیں توڑ ڈالو علمائے کرام پھر تکفیر کی مشین نہ چلائینگے تمہارے دل نہ جلائیں گے
یہ عیار مکار بھولے بھالے سیدھے سادے مسلمانوں کو یوں چھلتے اور فریب دیتے ہیں کہ
اب آج کل کے علماء ایسے پیدا ہوئے ہیں جو بات بات پر لوگوں کو کافر کہتے ہیں کفر کا
باڑا بانٹتے ہیں۔ پہلے کے علما ایسے نہیں تھے امام صاحب تو یہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ننانوے
وجوہ سے کافر ہو اور صرف ایک وجہ سے مسلمان ہو وہ مسلمان ہے کافر نہیں مسلمانو یہ ان
کیا دل کا عظیم کید ہے کیا اسوقت کے علما کچھ اپنے گھر سے کہتے ہیں جو کچھ کہتے ہیں
کتاب و سنت و اقوال علما ہی سے کہتے ہیں۔ امام عالی مقام پر یہ ان کا افترائے
خبیث ہے ہرگز کہیں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نہیں فرمایا۔ اور نہ کسی
اور نے ایسا کہا اور کوئی عالم ایسا کیسے فرما سکتا ہے امام تو امام ہیں عالم تو عالم
ہے کوئی ذرا سی عقل والا بھی ایسا نہیں کہہ سکتا کیا جو ننانوے سجدے روزانہ
بت کو کرے اور ایک خدا کو وہ مسلمان کہا جا سکتا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔
ہاں امام نے تو یہ فرمایا ہے کہ اگر ایک مسئلہ میں چند وجوہ ہوں مثلاً کسیکے ایک قول کے
سو پہلو نکلتے ہیں ننانوے اوسے کفر کیطرف لئے جاتے ہیں اور ایک اسلام کیجانب لاتا ہے
سو معنے ہو سکتے ہیں ننانوے کفر اور صرف ایک اسلام تو تاوقتیکہ یقین نہ ہو کہ اس
قائل نے اپنے اس قول کے معانی کفریہ سے کسی معنے کفری کا ارادہ کیا ہے اوسے کافر نہ کہا جائیگا
اور ایک پہلوئے اسلام اون ننانوے کفری پہلوؤں پر غالب ہوگا اور قائل کی تکفیر
سے باز رکھیگا کہ ممکن کہ قائل نے یہی معنے مراد لئے ہوں تو معانی کفریہ پر اسی ایک
معنی اسلام کو ترجیح ہو گی نہ کہ اون کو فان الحق یعلو ولا یعلی مجمع الانہر شرح ملتقی
الابحر میں ہے اذا کان فی المسالۃ وجوہ توجبہ و وجہ واحد یمنعہ یمیل العالم
الی ما یمنع من الکفر ولا یترجح الوجوہ علی الوجہ یہ تھا وہ حق جسے ان مفتریوں
نے مسلمانوں کو دھوکا دینے کیلئے محض باطل کر کے دکھایا یہ تو یہ جانتے ہیں کہ کلمہ
طیبہ اسلام پڑھ لینے کے بعد آدمی کچھ بھی کرے کافر نہیں ہوتا اور قرآن و حدیث

نہیں بتاتے ہیں کہ زمانہ اقدس میں ایسے لوگ تھے جو کلمہ اسلام پڑھتے تھے اور نہ
صرف کلمہ اسلام ہی پڑھتے تھے بلکہ دربار دربار سرکار نور بار رسالت میں حاضر
ہو کر شہادتیں ادا کرتے تھے کہ ضرور ضرور بے شک و شبہ یقینی حضور اللہ کے
رسول۔ حضور کی خدمت میں حاضر رہتے حضور کے پیچھے نمازیں پڑھتے حضور کے
ساتھ جہاد کرتے تھے مگر اللہ و رسول نے اونہیں باوجود اسکے جھوٹا فریبی
کذاب منافق فرمایا اور اون کے اوس کلمہ طیبہ پڑھنے اور بڑی بڑی تاکیدات کے
ساتھ شہادت رسالت دینے اور نمازیں ادا کرنے اور جہاد میں شریک ہو کر اپنی
جانیں دینے اور کفار کی جانیں لینے پر نظر نہ فرمائی سب کچھ ہباءً منثورہ فرمادیا
قرآن فرماتا ہے وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلنٰہ ھباءً منثورۃ اور ارشاد
فرماتا ہے ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بمؤمنین ٥
بعض لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور درحقیقت
وہ مسلمان نہیں یخٰدعون اللہ والذین اٰمنوا وما یخدعون الا انفسھم
وما یشعرون وہ اللہ اور مسلمانوں کو فریب دینا چاہتے ہیں اور واقع میں وہ
اپنی ہی جانوں کو فریب دے رہے ہیں اور اونھیں اوسکا کچھ شعور نہیں فی قلوبھم
مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون اون کے
دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے اونکی مرض کو اور بڑھادیا اور اون کے لئے سخت
دردناک عذاب ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ اور ارشاد فرماتا ہے اذا جاءک المنفقون
قالوا نشھد انک لرسول اللہ جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو
عرض کرتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک و شبہ بالیقین حضور ضرور اللہ
کے رسول ہیں واللہ یعلم انک لرسولہ اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک تم اوس کے
رسول ہو واللہ یشھد ان المنٰفقین لکٰذبون اور اللہ شاہد ہے کہ بیشک
یہ منافق اپنے اس دعوی میں ضرور جھوٹے ہیں دیکھا قرآن مجید کا یہ قہری
فتوی اون کے حق میں جو نہ صرف کلمہ اسلام پڑھتے تھے بلکہ وہ سب کچھ کرتے تھے

جو منافق مسلمانی کیا کرتے تھے خدمت نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر بھی ہوتے تھے
باجماعت نمازیں بھی پڑھتے تھے جہاد بھی کرتے تھے سارے ہی اعمال کرتے
تھے۔ اور سنیئے۔ انھیں کلمہ پڑھنے والوں اور بظاہر سارے اعمال خیر کرنے
والوں کی نسبت قرآن عظیم کا ارشاد قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ کَرْهًا لَّنْ یُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ اِنَّكُمْ
كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِیْنَ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ
وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ
كٰرِهُوْنَ۔ تم فرمادو اللہ کی طاعت میں تم خوشی سے خرچ کرو یا ناپسندی
سے ہرگز تم سے قبول نفرمایا جائیگا کہ تم نافرمان قوم ہو اور نہ باز رکھا اونھیں
اس سے کہ اون کے نفقات قبول ہوتے مگر اس نے کہ بیشک اونھوں نے اللہ اور
اوسکے رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ نماز کو نہیں آتے مگر اس حال میں کہ وہ کسلمند ہوتے
ہیں اور نہیں خرچ کرتے ہیں مگر اس حال میں کہ وہ کارہ ہوتے ہیں۔ دیکھا باوجود کلمہ گوئی
قرآن نے اونھیں کافر فرمایا اونکے زکوۃ وصدقات اگرچہ وہ خوشی ہی سے کیوں دیں
مردود فرمائے اونکی نمازیں اونکے مونھ پر ماریں۔ اور سنیئے آگے انھیں حلف کے
ساتھ مدعیان ایمان کے متعلق فرماتا ہے یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ
لٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ یَّفْرَقُوْنَ۔ وہ منافق اس پر اللہ کیساتھ حلف کرتے ہیں کہ وہ ضرور
تم میں سے ہیں یعنی مسلمان ہیں اور اللہ فرماتا ہے کہ وہ تم میں سے نہیں یعنی مسلمان نہیں لیکن
وہ ایسی قوم ہیں جو اس سے ڈرتے ہیں کہ تم اونکے ساتھ وہ برتاؤ نہ کرو جو مشرکوں کے
ساتھ کیا یعنی قتل و غارت تو وہ تقیۃً حلف اٹھاتے ہیں پھر فرماتا ہے لَوْ یَجِدُوْنَ مَلْجَاً
اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَیْهِ وَهُمْ یَجْمَحُوْنَ۔ اگر وہ کوئی جائے پناہ یا غار یا سما
جانے کا موضع پائیں تو وہ ضرور تم سے پھر کر اوسکی جانب جلد ایسا بھاگیں جیسا شریر
مونھ زور گھوڑا کہ اوسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ یعنی پھر کبھی وہ تمہاری طرف مونھ
بھی نہ کریں۔ اور سنیئے۔ انھیں بڑے بڑے دعوئی اسلام کرنیوالوں کے لئے اس بات
کہ اونھوں نے یہ کہا تھا کہ حضور کان ہیں یعنی جو جیسا حضور سے کہدے اوسے حضور سن لیتے

اور قبول فرما لیتے ہیں اسی قرآن عظیم کا قہری فرمان فرماتا ہے وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ
النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ
رَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٥
اور بعض اون میں سے وہ ہیں جو نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں
وہ تو کان ہیں تم فرماؤ وہ تمہاری بھلائی کیلئے ہیں اور وہ ایمان لائے ہیں اللہ پر اور مسلمانوں کی بات
کی تصدیق فرماتے ہیں نہ کہ کافروں کی اور وہ رحمت ہیں اون کے لئے جو تم میں سے ایمان لائے۔ اور جو
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں اون کیلئے سخت دردناک عذاب ہے
اس کے بعد الخبیس کی نسبت ارشاد فرماتا ہے يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ ٥ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں
کہ تمہیں راضی کرلیں اور تمہیں اسکا یقین دلادیں کہ تمہیں وکی جانب سے جو خبر ایذا دہی
رسول پہنچی ہے غلط ہے اونھوں نے نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایذا نہیں دی ہے
اور وہ کلمہ خبیثہ نہیں بکا ہے اور اللہ و رسول احق ہیں اسکیلئے کہ اوسے طاعت سے راضی
کریں یعنی توبہ کرتے اگر یہ سچے مسلمان ہوتے۔ پھر فرماتا ہے أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ٥ کیا اونہیں نہیں معلوم
کہ وہ جو اللہ و رسول کا خلاف کرے تو بیشک اوس کیلئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اوس میں
رہیگا یہی بڑی رسوائی ہے۔ اور سینے غزوہ تبوک کو جاتے ہوئے بعض اونھیں حلفوں
کے ساتھ اپنے ایمان و اسلام کا یقین دلانیوالوں نے کہا تھا محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
غیب کی خبریں بتاتے ہیں وما یدریہ بالغیب اور وہ غیب کیا جانیں اللہ عزوجل نے
اسکی اطلاع اپنے حبیب صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرمادی اور یہ بھی فرمادیا وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ
لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ اگر تم اون سے اپنے اور قرآن کے ساتھ اس استہزا کو پوچھو گے
تو ضرور ضرور وہ معتذرانہ کہینگے کہ ہم تو اوسمیں ہنسی کھیل اور خوش گپیاں کر رہے تھے
کہ راہ قطع ہو اور ہم نے استہزا کا ارادہ نہ کیا تھا اسپر ارشاد فرمادیا۔ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ
وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ تم فرماؤ کیا اللہ اور اوسکی آیتوں اور اوس کے رسول کیساتھ

استہزا کرتے تھے لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم جھوٹے بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ پھر فرمایا یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامہم وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہیں کہا اور بے شک انھوں نے کلمۂ کفر بکا اور کافر ہو گئے اپنے اسلام کے بعد۔ اور سنیئے ان بڑے بڑے مؤکد دعویٰ ایمان و اسلام کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ اور کفار سے بدتر جانتا ہے کہ وعید میں پہلے انھیں کو فرماتا پھر اور کفار کیلئے ارشاد فرماتا ہے وعد اللہ المنفقین والمنفقت والکفار نار جہنم خلدین فیہا ہی حسبہم ولعنہم اللہ ولہم عذاب مقیم وعدہ دیا ہے اللہ نے منافقوں اور منافقات اور کافروں کو جہنم کی آگ کا کہ ہمیشہ رہینگے اسمیں وہ انھیں بدلے کے لئے کافی ہے اور اللہ نے اونپر لعنت فرمائی اور اونکے لئے ہمیشہ کے رہنے والا عذاب ہے۔ کیا اب بھی ظاہری آنکھیں رکھتے ہوئے اندھے بننے والے یہی کہے جائینگے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نام لیکر خطبہ جمعہ فرماتے ہوئے جن تین سو مردوں اور ایک سو عورتوں کو اپنی مجلس مبارک اپنی مسجد مقدس سے یہ فرماکر سخت فضیحت اور نہایت رسوائی کیسا تھ نکالا کہ یا فلان اخرج فانک منافق ای فلاں نکلجا کہ تو منافق ہے وہ سب کلمۂ اسلام پڑھتے تھے اہل قبلہ بنتے تھے کہ نمازیں باجماعت ادا کرتے تھے جو مسلمان کیا کرتے تھے یہاں تک جہاد میں شریک ہوتے تھے کفار سے لڑتے تھے اونھیں قتل کرتے تھے جو مارے جاتے تھے مگر اللہ و رسول نے اس سب پر بھی انھیں کافر منافق فاجر فاسق ناری جہنمی جھوٹا فریبی نامسلم موذی ہی فرمایا اور مسلمانوں کے مجمع سے مسجد نبوی سے سخت فضیحت و رسوائی سے نکالا۔ اور رحمت عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بجائے قہر الٰہی قہر کل ممزق فرماکر برباد کردیا۔ بعض احمق یہاں شائد یہ شبہہ کریں کہ یہ تو منافق ہیں جو دل سے مسلمان ہی نہیں ہوتے تھے محض زبان سے دھوکا دینے کیلئے کلمہ پڑھتے تھے ہم تو اون کے لئے کہتے ہیں جو واقعی مسلمان ہیں۔ یہ شبہہ جیسا کچھ لغو بیہودہ پا در ہوا ہے ہر ادنیٰ عقل والے پر روشن ہے۔ اولًا۔ اونکا واقعی مسلمان ہونا کہاں سے جانا گیا اب منافقین کا بیج مارا گیا اب منافق کا پیدا ہونا بند ہو گیا ثانیًا۔ کیا جو شخص واقعی مسلمان ہو وہ معاذ اللہ کبھی کافر نہیں ہو سکتا ہم اون کا موںہہ

بند کرنیکو قرآن عظیم واحادیث نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ہی کے ارشادات کریمہ سنائیں
اور بغیں سے ان کے موہنہ میں پتھر دیں قرآن عظیم نے کس و ناکس سے نہیں صحابہ سے خطاب فرما کر فرمایا
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ
كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اے ایمان والو اپنی
آوازیں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز شریف پر بلند نہ کرو اور اون کے حضور
اتنی زور سے کلام نہ کرو۔ جیسے آپس میں کرتے ہو کہ تمہارے اعمال حبط ہو جائیں۔ اور
تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ اور حبط اعمال کفر ہی پر ہوتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ سچے پکے مسلمان سے
اس مخالفت کے بعد اگر معاذ اللہ ایسا واقعہ ہو تو وہ کافر ہو جائیگا۔ بلکہ خاص لفظ مرتد کا اپنا
قرآن سے دیں فرماتا ہے وَ لَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى یَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِیْنِكُمْ اِنِ
اسْتَطَاعُوْا وَ مَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓىٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (کفار) ہمیشہ تمسے
لڑتے رہینگے یہانتک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر قابو پائیں۔ اور تم میں جو
کوئی اپنے دین سے پھرے اور کافر ہو کر مرے تو اون کے سارے اعمال اکارت ہیں دنیا و
آخرت میں وہ دوزخ والے ہیں ہمیشہ اوسمیں رہنے والے ہیں۔ اور فرماتا ہے۔
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ
اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ
لَآىٕمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ اے ایمان والو
تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھریگا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائیگا کہ وہ اللہ کے
پیارے اور اللہ اون کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑینگے
اور کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈرینگے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے
اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔ احادیث اگر ذکر کریں تو بہت ہیں۔ اور مضمون
طویل ہو جائے۔ اور منظور اختصار۔ اسلئے صرف چند احادیث پر اقتصار۔
روافض کے متعلق ایک حدیث میں ارشاد فرمایا لا تسبوا اصحابی فانہ یجی فی اخر الزمان

قوم یسبون اصحابی فلا تصلوا علیہم ولا تصلوا معہم ولا تناکحوہم ولا تجالسوہم
وان مرضوا فلا تعودوہم۔ میرے صحابہ پر تبرا نہ کرو کہ ایک قوم آخر زمانہ میں آئیگی
میرے صحابہ پر تبرا کریگی تو تم اون کے جنازہ کی نماز نہ پڑہنا اور نہ اون کے ساتھ نماز
پڑہنا نہ اون کے ساتھ شادی بیاہت کرنا اور نہ انکے ساتھ نشست برخاست رکھنا اور اگر
وہ بیمار ہوں تو نہ اونکی عیادت کرنا ایک اور حدیث میں ہے یکون فی آخر الزمان
دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم
فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ آخر زمانہ میں کچھ دجال کذاب ہوں گے
وہ تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے کہ نہ تم نے کبھی سنی ہوں نہ تمہارے باپ دادا نے اونکو دور کرو اون سے
بچو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کریں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔ ان نجدیان لئام کے
متعلق جنکی حمایت میں آجکل سوائے چند سارے اخبار گلے پھاڑے ڈالتے ہیں بعض احادیث
میں ارشاد ہوا یخرج ناس من قبل المشرق یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون
من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ لا یعودون فیہ حتی یعود السہم الی فوقہ سیماہم
التحلیق۔ کچھ لوگ جانب مشرق (نجد) سے پیدا ہونگے قرآن پڑھینگے مگر قرآن اونکی گہانٹیوں
سے نیچے نہ اوتریگا وہ دین سے ایسا نکل جائینگے جیسا شکار سے تیر دین میں لوٹ کر نہ آئینگے جیسے
تیر سوفار کیطرف لوٹ نہیں سکتا۔ اونکی علامت سر منڈانا ہے ایک حدیث میں فرمایا سیکون
فی امتی اختلاف وفرقۃ قوم یحسنون القیل ویسیؤن الفعل یقرؤن القرآن لا یجاوز
ایمانہم تراقیہم یمرقون من الدین مروق السہم من الرمیۃ لا یرجعون حتی یعود
السہم الی فوقہ ہم شر الخلق والخلیقۃ طوبی لمن قتلہم وقتلوہ یدعون الی کتاب اللہ
ولیسوا منہ فی شیء من قتلہم کان اولی باللہ منہم سیماہم التحلیق۔ قریب ہے کہ میری امت

عہ بفضلہ تعالی اس حدیث اور اس سے اگلی حدیث سے مسئلہ قتل مرتد بھی روشن ہو گیا۔ یہ وہ مسئلہ ہے جو ائمہ امت کے تمام اہل کا اجماعی اتفاقیہ مسئلہ ہے کسی نے بھی اسمیں کبھی اختلاف نہ کیا مگر آج کل آزادی کی تیز و تند آندھی چل رہی ہے اسمیں بہت دین سے آزاد دن ایک یہی نہیں بہت سے ایسے مسائل ہیں جو تیرہ سو برس سے اجماعی اتفاقی ہو رہے ہیں مثلاً مسئلہ خلافت قریش۔ خواہ مخواہ دخل در معقولات دیا اور سارے مسلمانوں سے اختلاف کیا اور امت میں افتراق پیدا کرتا جاتا ہے الذین کا ہر ایک اپنے آپکو مجتہد مطلق سمجھتا ہے۔ اس مسئلہ قتل مرتد پر دن ہوئے بہت غوغا مچ چکا۔ قادیانیوں اور بعض اور شیطانیوں نے بہت طوفان بے تمیزی برپا کیا مسلمانوں کے بادشاہ جم جاہ سلطان بن سلطان اعلیحضرت امیر امان اللہ خان والی دولت خداداد افغانستان خلد اللہ ملکہ وسلطانہ کو اس میں ظالم ٹھہرایا آسمان سر پر اٹھا لیا کہ ہرگز اسلام میں قتل مرتد کا حکم نہیں ایسے نعمت اللہ اور اسکے ساتھیوں کو قتل کیا ظلم کیا ظلم کیا اب آنکھیں پھاڑ کر دیکھیں کہ احادیث کریمہ صحیحہ نے قتل مرتد کا حکم دیا یا نہیں اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے یا نہیں دو تین حدیثیں اور خیال میں آگئیں قال النبی

میں اختلاف و افتراق ہوگا ایک قوم ہوگی اوسکے لوگ باتیں بنانی اچھی جانینگے اور کام کو بُرا خیال کرینگے یعنی باتیں بہت بڑھ بڑھکر ماریںگے اور کام کچھ نہ کرینگے بلکہ کام کرنے کو بُرا سمجھینگے۔ قرآن پڑھتے ہونگے مگر اون کا ایمان اونکی گھانٹیوں سے نیچے نہ اوترے گا۔ وہ دین سے یوں نکل جائینگے جیسے شکار سے تیر۔ پھر دین میں پلٹ کر نہ آئینگے جیسے تیر سوفار کیجانب نہیں لوٹتا۔ وہ ساری خلقت جانوروں چوپایوں سے (جنمیں کتے سور بھی ہیں) بدتر ہیں شادمانی ہے اوسے جو اونھیں قتل کرے یا وہ جسے قتل کریں۔ وہ کتاب اللہ کی جانب لوگوں کو بلائینگے حالانکہ اونھیں کتاب اللہ سے کوئی واسطہ ذرا سا علاقہ بھی نہ ہوگا جو اونھیں قتل کرے وہ اللہ کے نزدیک اون سے بہتر ہے اونکی علامت تحلیق ہے۔ ایک اور حدیث میں فرمایا سیخرج فی اٰخر الزمان قوم احداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من قول خیر البریۃ یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ فاذا لقیتموھم فاقتلوھم فان فی قتلھم اجرا لمن قتلھم عند اللہ یوم القیٰمۃ عنقریب

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سب الانبیاء قتل۔ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ستکون بعدی ھنات وھنات فمن رأیتموہ فارق الجماعۃ فاقتلوہ ایک حدیث میں ارشاد ہوا من بدل دینہ فاقتلوہ یکون فی اٰخر الزمان قوم یقال لھم الرافضۃ فاذا لقیتموھم فاقتلوھم آخر زمانہ میں قوم ہوگی جسے رافضی کہا جائیگا تم جب اونھیں پاؤ تو قتل کرو اور ایک اور حدیث میں ہے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو رافضیوں کے قتل کا حکم دیا ارشاد ہوا ان ادرکت قوما یقال لھم الرافضۃ قاتلھم فانھم مشرکون سبحان اللہ کیسی انکھیں کھلیں یہ اعتراض اوٹھا اوٹھا کیا علما وامیری تک محمد ودر کیا اونکے ان شنیع الزاموں سے اللہ و رسول بھی محفوظ نہ رہے۔ اب گر یہم کہینگے کہ جو علما کو اسلئے کہ وہ کافروں کو کافر کہتے ہیں بے تہذیب کہے ادب اور قتل مرتد کو ظلم مانے وہ کافر ہے تو کانوں کانوں چیخ جائیگی کہ کافر کہدیا مگر آپ حضرات انصاف سے فرمائیں کہ یہ کفر ہوا یا نہیں۔ اللہ و رسول کے ساتھ گستاخی کرنا اونھیں ظالم بتانا بھی کفر نہوگا تو اور کیا کفر ہوگا بعض جاہل بیباک یوں بکتے ہیں کہ مانا کہ احادیث میں قتل مرتد کا حکم ہے مگر قرآن میں کہیں مرتد کی سزا قتل نہیں فرمائی ہے تو یہ احادیث قرآن کے مخالف ہوئیں اور جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ نہیں مانی جائیگی۔ قرآن کے مقابل کوئی حدیث نہیں سنی جائیگی۔ یہ لوگونکی سخت جہالت اور نہایت سفاہت اور اعلیٰ درجہ کی حماقت ہے اولاً۔ قرآن میں بالفرض اگر حکم نہو تو حکم نہونا اور ممانعت ہونا اسے کوئی پاگل ہی ایک جانیگا یہ حدیثیں قرآن مجید کے معارض ہوتیں جب قرآن عظیم میں قتل مرتد کی ممانعت ہوتی ثانیاً یہ بھی محض کذب کہ کوئی حدیث قرآن عظیم کے مقابل نہیں سنی جائیگی بیشک حدیث متواتر سے نسخ کا حال معلوم ہوتا ہے وہ جس آیت سے تعارض صریح کی معلوم ہو جائیگا کہ یہ آیت کریمہ منسوخ ہے۔ اور بیشک حدیث متواتر سے قرآن عظیم پر زیادت بھی ہوتی ہے جو احمق حدیث متواتر نہ مانیگا وہ قرآن کو کیا مانیگا اور شک نہیں کہ قتل مرتد کی احادیث متواتر المعنے ہیں۔ اور یہاں تو اسکی بحث ہی زائد کہ جب قرآن عظیم میں قتل مرتد کی ممانعت نہیں تو احادیث معارض کیا معنے۔ ثالثاً۔ اگر اندھے کو جو نہیں آفتاب نہ سوجھے اور وہ یوں اپنی حماقت سے وجود آفتاب ہی سے منکر ہو بیٹھے تو کیا اونکا یہ وجود آفتاب کو دیا کسی عاقل کو بھی وجود آفتاب میں کچھ شک شبہ پیدا کردیگا۔ عاقل تو عاقل ہے۔ اونھیں قرآن میں قتل مرتد کا حکم نہ ملا تو مسلمان تو جانتے ہیں قرآن عظیم فرماتا ہے یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْہِمْ تو منافقوں کے جہاد کا حکم قرآن دیا اور جہاد میں قتل و غارت ہی ہوتا ہے یا کچھ اور۔ تو قتل کا حکم ملا اسلام ہوا یا نہیں۔ اور منافقوں کے کفر بعد اسلام و ایمان کی نسبت قرآن ارشاد ہے قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ تم بے شک کافر ہوگئے اپنے ایمان کے بعد وَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِہِمْ اور بے شک منافقوں نے کلمہ کفر بکا اور کافر ہوگئے اپنے اسلام کے بعد۔ مرتد اور کیا سینگ رکھتے ہیں مرتد اسیکو تو کہتے ہیں

باقی حاشیہ صفحہ ۲۲

آخر زمانہ میں ایک قوم نکلیگی وہ لوگ کمسن اور سخت بد عقل ہونگے بات بات پر حدیث کا نام لیںگے قرآن پڑھینگے جو اونکے گلوں سے نیچے نہ اوتریگا۔ وہ دین سے تیر کیطرح نکل جائینگے تو جب تم اونھیں پاؤ قتل کرو کہ اونکے قتل کرنیمیں اونکے قاتل کیلئے قیامت کے دن اللہ کے یہاں اجر عظیم ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے تحقرون صلوٰتکم مع صلوٰتھم وصیامکم مع صیامھم وعملکم مع عملھم ویقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ تم اپنی نماز اونکی نماز کے سامنے حقیر جانوگے اور اپنے روزوں کو اونکے روزوں سے اور اپنے عملوں کو اونکے عملوں کے مقابل (باوجود اسکے اون کا حال یہ ہوگا کہ) قرآن پڑھینگے جو اونکے گلوں سے نیچے نہ اوتریگا اور دین سے یوں نکل جائینگے جیسے کمان سے تیر ایک اور حدیث میں ہے ان بین یدی الساعۃ فتنا یصبح الرجل فیھا مؤمنا ویمسی کافرا قرب قیامت بیشک ایسے عظیم فتنے برپا ہونگے کہ آدمی صبح مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوجائیگا۔ اب تو واضح ہوا کہ محض کلمہ پڑھنا اور اہل قبلہ بننا اور قرآن وحدیث کا نام لینا ہرگز مسلمان ہونیکے لئے کافی نہیں۔

اب دیکھنا ہے کہ یہ آنکھوں کے پورے ان آیات واحادیث کو دیکھکر کیا کہتے ہیں کیا عجب کہ اپنے زعم باطل وخیال فاسد وعاطل سے رجوع لائیں اور اللہ چاہے تو ہدایت پائیں مگر وہ جنکے دلوں پر اللہ نے مہر فرمادی اور کانوں آنکھوں پر پردے ڈالدئے کہ حق نہ سُن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں نہ قبول کر سکتے ہیں۔ ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم۔ صم بکم عمی فھم لا یرجعون بہرے گونگے اندھے ہیں تو وہ لوٹنے والے نہیں۔

یہ بے تہذیب بے ادب مدعیان تہذیب وادب۔ علما پر بے تہذیبی کا الزام لگاتے ہیں اور بے ادبی کا موںہہ آتے ہیں کہ یہ لوگ گالیاں سناتے ہیں مخلوق خدا

جو اسلام کا دعوی کرکے پھر جائے۔ اور اگر قتل کے لفظ ہی پر ضد ہو تو وہ بھی قرآن سے سنو فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم کافروں کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ اگر جہال یہ شبہ کریں کہ آیت میں تو مشرکین فرمایا ہے مرتدین تو نہیں فرمایا۔ ہم اس شبہ کا بھی ازالہ کردیں اور اونکی کوئی رگ چھٹکی نہ چھوڑیں۔ قرآن عظیم نے کیا فرمایا یہی فرمایا کہ جب اشہر حرام گذرجائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو تو کیا اس سے وہ خاص قسم کفار مراد ہے جو شرک کرتے ہیں یعنی اور اقسام کفار کو اشہر حرام گذر لینے پر بھی قتل کا حکم نہوا مشرکین کے ساتھ یہود نصاری مجوس منافقین مرتدین مرتے کو آئیں تو اسوقت جہان

کو ناحق ستاتے ہیں۔ بہت سختیاں برتتے ہیں نہایت شدتیں کرتے ہیں۔ انکے
اعتراض علما ہی تک نہیں رہتے بلکہ اللہ و رسول تک جاتے ہیں علما ہی انکی گندی
گھنونی گالیوں سے ایذا نہیں پاتے بلکہ یہ یہ کہکر اللہ و رسول تک ایذا پہنچاتے ہیں۔
علما کیا فرماتے ہیں جنھیں یہ گالیاں بتلاتے ہیں۔ بے تہذیبی ٹھہراتے ہیں۔ علما
تو وہی کہتے ہیں جو قرآن و حدیث انھیں سکھاتے ہیں۔ وہ اگر کافر کہتے ہیں تو اللہ
و رسول نے کافر فرمایا اِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِّلْکٰفِرِیْنَ ۝ وہ فاسق کہتے ہیں تو قرآن
نے فاسق فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ وہ اگر ضال کہتے ہیں
تو خدا نے فرمایا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ وہ اگر منافق کہتے ہیں تو
انکے رب نے فرمایا اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِا
لْمُنْکَرِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ ۝ وہ اگر فاجر کہتے ہیں تو اللہ نے فرمایا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکَفَرَۃُ
الْفَجَرَۃُ ۝ وہ اگر ملعون کہتے ہیں تو قرآن نے فرمایا لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۝ وہ
اگر جھوٹا کہتے ہیں تو قرآن نے فرمایا لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۝ وہ اگر ظالم کہتے
ہیں تو قرآن میں آیا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۝ وہ اگر خائن کہتے ہیں تو قرآن میں ہے
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ۝ وہ اگر خائب خاسر کہتے ہیں تو یہ بھی قرآن
میں ہے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ اگر انھیں ناری جہنمی بتاتے ہیں تو قرآن میں ہے
اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ اگر فریبی کہتے ہیں تو ہم یہ بھی قرآن سے
دکھا چکے ہیں وہ اگر مرتد کہتے ہیں تو ہم اسکا پتا بھی قرآن سے بتا چکے۔

چاہئے کہ ان مشرکین ہی کو قتل کیا جائے اور اوروں سے تعرض نہ کیا جائے کہ ان کے قتل کا ابھی حکم نہوا۔ اجازت ہوئی تو صرف مشرکوں کے قتل کی ہوئی ہے۔ ایسا تو کوئی جاہل سا جاہل بھی نہ کہیگا عاقل تو عاقل۔ بلکہ آیت کریمہ یقیناً تمام اقسام کے کفار کو عام ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ قاعدہ ہے کہ کبھی دو یا چند چیزوں کو تغلیباً ایک ہی نام سے ذکر کرتے ہیں جیسے قمرین۔ حسنین۔ مشرقین۔ مغربین۔ یونہیں یہاں بھی چونکہ اخبث اقسام کفر انھیں مشرکوں کا تھا لہذا اوسے اور اقسام کفر پر غالب کرکے تمام کافرین کو مشرکین کے لفظ سے ذکر فرمایا۔ حدیث ابھی اوپر ذکر ہوئی کہ روافض کی نسبت ارشاد ہوا کہ جب تم اونھیں پاؤ قتل کرو کہ وہ مشرک ہیں۔ حالانکہ رافضی اوس خاص قسم شرک میں کسیطرح داخل نہیں تو مراد یہی ہے کہ وہ کفار ہیں۔ ایک حدیث میں ارشاد ہوا فلیرجعوا فانا لا نستعین بالمشرکین علی المشرکین لوٹ جائیں کہ ہم ہرگز مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے۔ اور یہ جن کی نسبت ارشاد ہوا وہ عبداللہ بن اُبی اور اوسکے ساتھی چھ سو یہودی قوم بنی قینقاع تھے کہ روز اُحد حاضر حضرت انور ہوئے تھے۔ تو معلوم ہوا کہ مشرک اگرچہ ایک خاص قسم کافر کا نام ہے مگر کہیں ہر کافر کو عام

غرض وہ کیا ہے جو علما اپنی طرف سے کہتے ہیں وہ حکم شریعت بیان کرتے ہیں ان
تو یہ شرار الناس جاہلان بد لگام یہ موہنہ زوریاں کرتے اور علما پر بے تہذیبی
بے ادبی اور عصبیت وجہالت ضد و نفسانیت غرور و تکبر والفت کی تہمت
لگاتے ہیں اونھیں شریر النفس مفسد مسلمانوں میں تفریق کرنیوالا بھائیوں میں
پھوٹ ڈالنے والا بتاتے ہیں اون احکام شریعت کو گالیاں ٹھہراتے ہیں
اگر علاوہ سب کچھ بھی اعلان کے ساتھ فرماتے جو کفار و منافقین کیلئے قرآن عظیم نے
فرمایا اور جیسا کچھ اونھیں بتایا تو معلوم نہیں یہ شریر النفس متعصب پیکر غرور و الفت
مجسمہ ضد و نفسانیت جہال بیخبر کیسا کچھ جامے سے نکلتے آپے سے باہر آتے
قرآن نے اونھیں سفیہ احمق بے وقوف بدعقل فرمایا قال الا انهم هم السفهاء
ولكن لا يعلمون وہ اگر اونھیں مفسد کہتے تو اس قرآن نے اونھیں مفسد فرمایا
الا انهم هم المفسدون ولكن لا يشعرون قرآن نے اونھیں جاہل بتایا
قال اعرض عن الجاهلين وقال سلام لا نبتغي الجاهلين قرآن نے اونھیں گدھا
بتایا قال مثلهم كمثل الحمار يحمل اسفارا وقال كانهم حمر مستنفرة فرت من
قسورة قرآن نے اونھیں کتا کہا فمثله كمثل الكلب ان تحمل عليه يلهث او تتركه يلهث
بلکہ کتے سور سے بھی زیادہ بدتر فرمایا اولئك كالانعام بل هم اضل وقال اولئك
هم شر البرية بحمد اللہ تعالیٰ کلام اپنے منتہی کو پہنچا اور ظاہر و باہر ہوا کہ یہ علما
کو بے تہذیب و بے ادب بتانیوالے خود سخت بے تہذیب اور نہایت بے ادب
ہیں ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶ [?]

ہوتا ہے۔ اور اور کفار پر بھی اوس کا اطلاق آتا ہے۔ اب وہ کافر ہمیشہ کا کافر ہو یا اسلام لا کر مدعی ایمان ہو کر پھر کافر ہو گیا ہو۔ تو
روشن ہوا کہ قرآن عظیم میں ہر کافر کے قتل کا حکم ہے اور ہر کافر میں مرتد بھی ہے تو قرآن عظیم میں اوسکے قتل کا بھی حکم ہے وللہ
الحمد ایک شبہ یہاں ابھی ان سفہا کو اور رہ سکتا ہے کہ قرآن عظیم میں جہاد و قتال کا حکم ہے تو جیسے اور کفار سے جہاد و قتال
کیا جاتا ہے اسیطرح ان مرتدین سے کیا جانا چاہیے اور کفار جب ہتھیار رکھ دیں اور اطاعت قبول کر لیں جزیہ دیں تو اونھیں
قتل نہ کیا جائیگا بلکہ اونکے جان و مال کی ویسی ہی حفاظت کیجائیگی جیسے مسلمانوں کے جان و مال کی اوسیطرح اون سے بھی طرز عمل ہوگا۔ مگر مرتد
اگر توبہ نہ کرے تو قتل ہی کیا جاتا ہے اور بعض مرتد تو وہ ہیں کہ وہ توبہ بھی کر لیں جب بھی اونھیں قتل ہی کیا جائیگا۔ اسکا جواب اگلی
آیتوں سے روشن۔ صدق رسول اللہ نبینا الصادق المصدوق الامین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ
وصحبہ اجمعین۔ وصدق عبدہ وخلیفتہ امیر المومنین امام المسلمین سیدنا ومولینا عمر الفاروق الاعظم

باقی در صفحہ آئندہ

علمائے کرام تخلقوا باخلاق اللہ پر عامل ہیں اور اخلاق الٰہیہ سے شدت علی الکفار ہے اسلئے وہ اپنے حبیب و محبوب رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی سائر الانبیاء المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین کو اسکا حکم فرماتا ہے کہ ارشاد کرتا ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ اے نبی جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں سے اور اونپر سختی کرو درشتی برتو اور اسی شدت علی الکفار کی بناء پر اپنے محبوب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوں جان نثار خادموں مسلمانوں کو سراہتا ہے کہ فرماتا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اونکے ساتھی کفار پر سخت اور آپسمیں ایک دوسرے پر مہربان ہیں اسی لئے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کو حکم فرمایا لا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم او کما قال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ نہ اون کے ساتھ کھاؤ پیو نہ اونکے ساتھ بیٹھو اوٹھو نہ اونکے ساتھ شادی بیاہت کرو وہ جب مریض ہوں اونکی عیادت نہ کرو مرجائیں تو اونکے جنازے پر نہ جاؤ۔ نہ اونکے جنازہ کی نماز پڑھو نہ اونکے ساتھ نماز پڑھو۔ ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم اون سے بچو اونھیں دور کرو کہ وہ کہیں تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔ بلکہ اسی لئے خود قرآن عظیم میں ارشاد ہوا وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وشرفہ وکرم حضور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا ان یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم من حلال فاحلوہ وما وجدتم من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ ہاں ہاں مجھی قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اوسکا مثل سن لو کہ نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے کہ تم تو بس قرآن ہی کی پیروی کئے رہو اسمیں جو حلال پاؤ اوسے حلال جانو اور جو حرام اوسے حرام۔ حالانکہ بیشک جو چیز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام فرمائی وہ ویسی ہی ہے جو اللہ نے حرام فرمائی۔ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ قریب ہے کہ کچھ لوگ آئینگے جو تم سے قرآن مجید کے مشتبہ کلمات میں جھگڑینگے تو تم اونکی حدیثوں سے گرفت کرو کہ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔ اب تو کھلا کہ مجملات قرآن کی تفصیل کا علم بے حدیث نا ممکن اب 3 واقع ہوا کہ اپنی اندھی اوندھی ناقص سمجھ کے بھروسے

اور اگر تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر کافروں کے پاس نہ بیٹھ۔ اسیلئے ارشاد ہوا وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ کافروں کی طرف اونی میل نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئیگی۔ اسی شدت علی الکفار کی بنا پر فرمایا لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ تم نہ پاؤ گے اون لوگوں کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے ہیں کہ محبت کرتے ہوں اوس سے جس نے اللہ و رسول سے لڑائی۔ اگرچہ اونکے باپ دادا یا بیٹے پوتے یا بھائی یا کنبے کے لوگ ہوں۔ اگر اس قسم کی آیات و احادیث لکھوں تو دفتر درکار ہے اور مد نظر اختصار ہے۔ اور ہے یہ کہ در خانہ اگر کس است یک حرف بس است اور معاند کے لئے اوراق سموات و ارض کے شواہد نا کافی۔ غرض اتنا تو بفضلہ تعالیٰ ہر ادنیٰ عقل والے پر روشن ہو گیا کہ علمائے کرام متخلق باخلاق اللہ المنان ہیں ہر طرح اوسکے اور اُسکے رسول کے تابع فرمان ہیں۔ اور یہ اون کے دشمن اعدائے دین ومذہب و متبع خطوات شیطان ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ۔

اے عزیز یہ مسئلہ بھی ایسا ہے جس کے لئے دلائل فقہیہ درکار ہیں اور اگر یہی اصرار ہے تو یہاں کب انکار ہے۔ سنیئے۔ مجمع الانہر شرح ملتقے الابحر میں فرمایا اذا وصف اللہ بما لا یلیق بہ او نسبہ الی العجز والنقص یکفر الخ اوسی میں ہے یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ فان قال اللہ فی السمآء ان اراد بہ المکان کفر ان لم لہ نیۃ یکفر عند اکثرھم وعلیہ الفتوی اوسی میں ہے لو قال اری اللہ تعالیٰ فی الجنۃ فھذا کفر اوسی میں ہے قال از خدائے ہیچ مکانے خالی نیست کفر اوسی میں ہے ما یکون کفرا بالاتفاق یوجب احباط العمل کما فی المرتد وتلزم اعادۃ الحج ان کان قد حج ویکون وطؤہ حینئذ مع امرأتہ زنا والولد الحاصل منہ فی ھذہ الحالۃ ولد الزنا بے شک بے شبہ یقیناً اون سب پر توبہ فرض ہے جرم کا جیسا اعلان ہو ایسے ہی اعلان سے توبہ ہو قال صلے اللہ تعالیٰ علیہ

بقیہ حاشیہ ص۲۱ قرآن کے مطالب عالیہ تک بذات خود بے وسیلہ رسائی محال اور جو ایسا کرتا ہے یقیناً ضلالت کے اندھے کوئیں میں گرتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲ منہ عفی عنہ ؎

وسلم توبة الیسوء بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ یہ گمان نہ کریں اور اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ کلمہ کفر ایک بار زبان سے یا قلم سے نکل گیا اوس کے بعد ہزار بار کلمہ پڑھا ہے اب تک کیا وہ کفر باقی رہ گیا۔ ہاں ہاں ویسا ہی باقی ہے اگرچہ بیشمار کلمہ پڑھا ہو اور روزانہ ہزار دانے کی تسبیح گھمائی ہو۔ جب بھی تا وقتیکہ اوسی اعلان کے ساتھ اپنے ان کفریات سے توبہ نہ کرو رجوع نہ لاؤ ہرگز کچھ مفید نہیں اسی مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے ان اتی بکلمة الشہادة علے وجه العادة لم ینفعه ما لم یرجع عما قاله لانه بالاتیان بکلمة الشہادة لا یرتفع الکفر اون کی عورتیں بائنہ ہو گئیں بعد عدت جس سے چاہیں نکاح کر سکتی ہیں۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہٗ اتم۔

کتبہ الفقیر مصطفٰے رضا القادری النوری البریلوی عفی عنہ بجاہ النبی الامی محمد المصطفٰے صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم (مہر)

لقد اصاب من اجاب خویدم الطلبا محمد حسنین رضا القادری النوری الرضوی غفرلہ ربہ۔

صح الجواب واللہ تعالی اعلم فقیر محمد مختار احمد عفی عنہ صدیقی میرٹھی۔

الجواب صحیح محمد سراج الحسین عفی عنہ فاروقی رامپوری۔

لقد اصاب من اجاب فقیر سردار علی بریلوی غفرلہ۔

نعم الجواب وجد التحقیق وحضرة المجیب مصیب ومثاب وعلی من خالفہ سوء العقاب واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری الرضوی لکھنوی غفرلہ المفتی جامعہ رضویہ منظر اسلام خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف۔ (مہر)

ذالک کذالک وانی مصدق لذالک فقیر غلام رسول قادری بہاولپوری مفتی ریاست

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
فقیر محمد تقدس علی الرضوی البریلوی غفرلہ
مولاہ القوی ؛

یہ اشعار متعدد کفریات پر مشتمل اور قائل
کافر واللہ تعالیٰ اعلم فقیر ابو العلا محمد
امجد علی اعظمی عفی عنہ صدر مدرس
دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف ؛

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
محمد اسمٰعیل محمود آبادی ضلع سیتاپور
توابعات لکھنؤ ؛

ان اشعار کے کفر اور قائل کے کافر
ہونے میں شک نہیں واللہ تعالیٰ اعلم
محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین ؛

جواب صحیح ہے سید غلام قطب الدین سہیل
ہند سہسوانی ؛

ھذا ھو الجواب الصحیح والحق الصریح الصدق
الفقیر محمد ابراھیم عفا عنہ ناظم انجمن
جمعیۃ الاحناف صوبہ سندھ ؛

الجواب صحیح فقیر محمد حسین البلوچستانی
العمری لقد جاب فی ما اجاب ولطاب و اصاب
فافصح الصواب عن اللباب
ابو العرفان فقیر محمد غلام جان قادری رضوی
عفی عنہ مدرس انجمن نعمانیہ لاہور (مہر)

الجواب صحیح والمجیب نجیح
الفقیر محمد علی القادری الحامدی غفرلہ
ھذا ھو الحق عبد النبی المختار محمد یار
بہاولپوری بقلم خود ؛

جواب صحیح ہے محمد نبی رامپوری مدرس
مدرسہ ارشاد العلوم رامپور ؛

ابتدا اشعار مندرجہ سوال کفریات پر
مشتمل ہیں جسکے کہنے والیکو کافر
کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہے یہ
اشعار کفر اور کہنے والا کافر بلاشک ہے

العبد
محمد معوان حسین احمدی المجددی النقشبندی
ناظم مدرسہ ارشاد العلوم ریاست رامپور
محلہ چاہ شور ؛

الجواب صحیح وصواب والمجیب
اللبیب مصیب مثاب عبد الغنی
غفرلہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور ہند ؛

بے شک یہ اشعار کفریہ اور قابل و قائل ان اشعار کا
کافر ہے۔ فقہ بقلبہ وقالہ بفمہ العبد
المذنب ابو البرکات سید احمد
غفرلہ الاحد

حضرت والا برکت بالا منزلت علامۂ زمان مفتیٔ دوراں مولینا مولوی محمد ابراہیم صاحب قادری مدرس اول دار العلوم شمس العلوم بدایوں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

فقہائے کرام علیہم الرحمتہ نے فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کو (معاذ اللہ) ایسے وصفوں سے متصف کرے کہ اوسکے لائق نہ ہوں یا خدائے تعالیٰ کو جاہل عاجز ٹھہرائے یا اوسکے کسی نام کے ساتھ تمسخر کرے اور اختیاراً ایسے قول کہے (وہ تعریضاً اور نقلاً نہ ہوں) اگرچہ کہنے والا اوسے کفر نہ جانے اور اسکا اعتقاد نہ رکھے وہ شرعاً محض ایسے قول کی بنا پر کافر ہوجاتا ہے فتاویٰ عالمگیر میں ہے یکفر اذا وصف اللّٰہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ الی ان قال او نسبہ الی الجھل او العجز او النقص (اوسی میں ہے) اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمداً لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی کذا فی البحر الرائق من اتی بلفظۃ الکفر وھو لم یعلم انھا کفر الا انہ اتی بہ عن اختیار یکفر عند عامۃ العلماء خلافاً للبعض ولا یعذر بالجھل فتاویٰ قاضی خان میں ہے رجل کفر بلسانہ طائعاً وقلبہ علی الایمان یکون کافراً ولا یکون عند اللّٰہ مؤمناً پس جو شخص نثراً نظماً یہ کہے کہ خدا کا اوس بت کافر پر قابو نہیں چلا مگر میں اوسکو اپنا مطیع کر لونگا یا خدا خدا کی جگہ رام رام یا تباع فلاں کافر کر لونگا تو یہ کلمات صریحاً کفر کے ہیں جس میں تاویل کی

گنجائش نہیں اگرچہ کہنے والا اعتقاد نہ رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

حررہ محمد ابراہیم الحنفی القادری البدایونی غفرلہ

الجواب صحیح فقیر محمد عبد القدیر القادری البدایونی — الجواب صحیح فقیر محمد امین عفی عنہ

ذلک کذلک انی مصدق لذلک حررہ العبد المذنب ابو البرکات سید احمد

الجواب صحیح۔ ابو یوسف محمد شریف کوٹلی لوہاراں غفرلہٗ

لقد اصاب المجیب جزاہ اللہ المجیب محمد حبیب الرحمن القادری البدایونی غفرلہ

فتویٰ!

فاضل جلیل عالم نبیل حامی سنن ماحی فتن حضرت مولینا مولوی سید اولاد رسول محمد میاں صاحب قادری برکاتی سجادہ نشین سرکار مارہرہ شریف

اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

الجواب

شعر ۳ یقیناً قطعاً کفر خالص ہے۔ اوسمیں نہایت صاف صاف واضح الفاظ میں خدا کو عاجز کہا۔ اور عاجز بھی کیسا کہ حسب "وہ بت کافر" پر بقول اس شاعر کافر کے خود یہ قادر ہے خدا کا اوسپر کچھ بس نہیں چلا۔ اور یہ خدا کیطرف عجز کی نسبت اور وہ بھی ایسی یقیناً قطعاً اجماعاً کفر خالص ہے۔ فتاویٰ ہندیہ و بحر الرائق علامہ زین بن نجیم و اعلام بقواطع الاسلام امام ابن حجر مکی علیہم رحمۃ الملک العلام میں کفر متفق علیہ کے بیان میں ہے۔ واللفظ للبحر "یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجھل والعجز والنقص" الخ ملخصاً۔ اعلام میں فرمایا سواء صدر عن اعتقاد او عناد او استہزاء "جو اللہ عزوجل کو کسی ایسی چیز سے موصوف مانے جو اسکی شان کریم کے لائق نہیں۔ یا اوسکی طرف جہل یا عجز یا نقص نسبت کرے وہ قطعاً کافر ہے برابر ہے کہ اوسکا یہ قول اعتقاداً ہو یا عناداً یا ہنسی

میں کہدیا ہو۔ یہ شعر اپنے اس معنی کفری میں نہایت واضح وصاف متعین ناقابل تاویل و توجیہ ہے جس کسی ایسی تاویل کی جو اوسے کفر سے نکال سکے اصلاً گنجایش نہیں۔ نہ ایسے کفر صریح میں ادعائے تاویل مقبول و صحیح۔ شفائے امام قاضی عیاض میں ہے۔ ادعاوہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل،، صریح لفظ میں تاویل کا دعوی نہیں سنا جاتا۔ نسیم الریاض علامہ شہاب خفاجی میں ہے وہ لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا،، ایسی تاویل کیطرف التفات نہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائیگی۔ اس شاعر کے خسار و بوار کے لئے اوسکا ہی ایک ملعون شعر کیا کم تھا۔ نہ کہ اوس سے آگے اور کفر بکا۔ اور شعر کے پہلے مصرع میں مشرک کو اپنا رہبر و رہنما و ہادی و پیشوا بنانے کی اپنی مشرک پرستی کو ایک تعلیق موہوم کی بے معنی آڑ کے ساتھ ظاہر کرنے کے بعد دوسرے مصرعہ میں صاف کہدیا کہ ؎ خدا خدا نہ سہی رام رام کرلینگے :: اوس مشرک پرستی پر تورد کامل علمائے اہلسنت کے رسائل میں ہے۔ یہاں کہنا یہ ہے کہ اس دوسرے مصرعہ میں کلمہ اسلام خدا خدا کو ایک کلمہ کفر رام رام سے مساوی ماننا۔ اور اوس کلمہ اسلام کو چھوڑ کر اس کلمہ ملعونہ کفر یعنی رام رام کو اختیار کرنا ہے۔ اور یہ دونوں یقیناً کفر ہیں۔ کفر و اسلام کے مساوی جاننے کا کفر ہونا تو بدیہی ہے۔ اور رام کے معنی ہیں رما ہوا سمایا ہوا۔ ہنود خدا کو اسی لئے رام کہتے ہیں کہ وہ اونکے زعم فاسد میں ہر شی ہر خلا میں رما ہوا سمایا ہوا ہے۔ اور خدا کو کسی چیز میں رما ہوا سمایا ہوا جاننا یقیناً کفر ہے۔ شفائے امام قاضی عیاض و اعلام امام ابن حجر میں ہے واللفظ للاعلام وہ من زعم ان الالہ سبحانہ وتعالی یحل فی شیٔ من احاد الناس اوغیرھم فھو کافر،، الخ ملخصاً۔ جو یہ زعم کرے کہ اللہ عزوجل کسی آدمی یا کسی چیز میں حلول کیا ہوا سمایا ہوا ہے وہ کافر ہے اور کفر اسوقت کرے یا آئندہ او سکے کرنے کا ارادہ کرے بہرحال اسیوقت کافر ہوجائیگا۔ فتاوی ہندیہ میں خلاصہ سے ہے وہ واذا عزم علی الکفر ولو بعد مائۃ سنۃ یکفر فی الحال،، اگر کفر

کا قصد کرے اگرچہ سو برس بعد اسیوقت کافر ہو جائیگا۔ ہذا۔ واللہ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم ۔

کتبہ

الفقیر اولاد رسول محمد میاں القادری البرکاتی المارہری کان اللہ تعالی لہ

مہر ۷ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۴۳ھ

الجواب صحیح والمجیب اللبیب نجیح

عمقہ بقلمہ وقالہ بفمہ العبد الجانی سید احمد المکنی بابی البرکات السنتی القادری الرضوی النوری مہر

فتویٰ !

حضرت عالی درجت والابرکت فاضل لمعی عالم لوذعی مولینا مولوی مفتی عبد الکریم صاحب درس السندی الحنفی مفتی کراچی

الجواب

پہلے کے تینوں شعر متوازی بکفر و محتوی ارتداد ہیں ان تینوں شعروں میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس کے حقیقی معنی مہجورہ یا متعذرہ یعنی ایسی متروک الاستعمال ہو جسمیں تاویل کی گنجائش ہو کما ہو لایخفی علی من لہ ادنی ممارسۃ فی الفن ۔ تیسرے شعر کے جملہ یہ سیخ ہے سے شائبہ شک بھی رفع ہو گیا اور نعوذ باللہ من سوء ذالک الاعتقاد خالق کی اپنی مخلوق پر قابو نہ چلنے کی تحقیق اور تاکید ہو گئی اور آیۂ کریمہ وھو علی کل شیء قدیر سے صاف انکار ہو چکا وھذا کفر صریح اور دوسرے مصرع میں ذات خداوندی پر ابنی امر یت ثابت کی ہے خاک بدہن قائلش ۔

چوتھے شعر کے پہلے مصرع سے ! وجود حقیقی کا کعبہ سے خلو اور لندن کو اوس لا مکان ذات کا مکان اور مقام قرار دینا کفر نہیں تو کیا ہے تعالی اللہ عما یصفون اور

دوسرا مصرع پہلے مصرع کا مؤید یعنی وہیں پہنچکر الخ اور کلام کرینگے سے کلیم اللہ بننایہ سب سفسطہ اور الحاد ہے۔

پانچویں شعر میں آیۃ کریمہ لا یستوی الاعمی والبصیر کا انکار ہے۔ مولوی اور مالوی یعنی مومن اور کافر عارف اور اجنبی یعنی غیر عارف دونوں مسٹر ظفر کے سامنے برابر ہیں۔ مالوی مولوی تو مولوی مگر ایک فاسق مسلم کے بھی برابر نہیں ہو سکتا ردالمحتار حاشیۃ الدر المختار کے باب صلوۃ الجنائز میں ہے۔ ان الکافر اجنبی غیر عارف باللہ تعالی (الی ان قال) والفاسق عارف ان شعروں کا قائل کافر اور مرتد ہے الا ان یرجع ویتوب ؁

حررہ المفتی عبد الکریم المدرس السندی الحنفی عفا اللہ عنہ از کراچی

الجواب صحیح فقیر محمد امین عفی عنہ

اصنا من اجاب نمقہ الراجی رحمۃ اللہ القوی ابو البرکات سید احمد حفظہ ربہ

فتویٰ!

حضرت حامی سنت ماحی بدعت مولینا مولوی محمد ریحان حسین صاحب سنی حنفی مدرس و مفتی مدرسہ ارشاد العلوم رامپور

واللہ سبحانہ وتعالی ھو الموفق للصواب

الجواب

ہرچند کہ بجائے خود یہ مسئلہ تنہا بیت صحیح ومسلم اور درمختار شامی۔ درر۔ غرر۔ وغیرہ کتب معتبرہ فقہ میں مصرح ہے کہ حتی الامکان مسلمان پر حکم کفر نکیا جائے یہاں تک کہ کفر کے وجوہ اگر متعدد ہوں اور عدم تکفیر کی صرف ایک ہی وجہ اور وہ بھی روایت ضعیف تب بھی مفتی کو اسی وجہ کی بناپر عدم تکفیر کرنا چاہیئے لیکن یہ سب اسوقت ہے کہ قائل کا کلام کفر اور عدم کفر میں محتمل ہو اور مدلول کفر میں صریح اور نص نہ ہو اسوجہ سے

کہ قول صریح میں تاویل کو گنجایش نہیں کما فی الشفا والتاویل فی قول صراح لا یقبل انتہی و نسیم
الریاض - ولا یلتفت لمثلہ و یعد ھذیانا انتہی و شرح الشفا للعلامۃ القاری ھو
مردود عند القواعد الشرعیۃ انتہی نیز یہ کہ تاویل بھی اگر ہو تو صحیح اور مؤید بالدلیل
اس وجہ سے کہ تاویل بلا دلیل عند الفحول نا مقبول ہے فی التوضیح والتلویح لا عبرۃ باحتمال
لا ینشاء عن دلیل انتہی - اور صورت مسئولہ میں تیسرے شعر کا پہلا مصرع - اور چوتھا شعر
اور پانچویں شعر کا آخری مصرع لزوم کفر میں صریح ہے اس وجہ سے کہ تیسرے شعر کے پہلے
مصرع میں قایل خدائے تعالی کے عاجز ہونیکی تصریح کرتا ہے و مثل ہذا الا کفر صریح فی
الفتاوی الہندیۃ یکفر اذا وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل والعجز
انتہی - اور چوتھے شعر کو بالفرض اگر تعریض پر محمول کیا جائے تب بھی ایسی تعریضیں کہ جن سے
حق سبحانہ و تعالی کی شان کی تنقیص مترشح ہو اور اوسکی تنزیہ و تقدیس کے خلاف ہوں
قطعاً کفر ہے فی الاعلام بقواطع الاسلام من نفی او اثبت ما ھو صریح فی النقص کفر
انتہی - خدا خدا نہ ہوا بلکہ ان یاوہ گو الشعراء یتبعہم الغاوون کے تعریضات و تمسخر
کا آلہ ہو گیا کہ کبھی کسی الکفر سے خدا کو تعبیر کر دیا اور کبھی کسی مشرک سے کبرت کلمۃ تخرج
من افواھھم کہاں حق سبحانہ و تعالی وحدہ لا شریک معبود برحق اور کہاں رام و کچھمن
کہ جو دو شخص اہل ہنود کے معبود باطل جنکو وہ نعوذ باللہ خدا مانتے اور جانتے ہیں
المرام مؤخر الذکر تین شعروں کے بعض الفاظ صریح کفر ہیں - اور شرعاً حکم کفر اوسپر
ہوتا ہے جسپر صراحۃً قایل کا لفظ دلالت کرے اگرچہ قایل نے قصد کفر نکیا ہو اعلام
بقواطع الاسلام میں ہے حکمنا بما دل علیہ لفظہ صریحاً و قلنا لہ انت حیث اطلقت
ھذا اللفظ کنت کافرا و ان کنت لم تقصد ذلک لانا انما نحکم بالکفر باعتبار
الظاھر فاللفظ اذا کان محتملا لمعان فان کان فی بعضہا اظہر حمل علیہ و ان
استوت و وجد لاحدہا مرجح و الارادۃ و عدمہا لا شغل لنا انتہی - یعنی قایل کا
قول اگر چند معانی کا محتمل ہے تو اونمیں سے جو معنی اظہر ہونگے وہ کلمہ اوسی پر
محمول ہوگا اور نیت سے کوئی غرض نہوگی اور اگر اوسکا ظہور سب میں مساوی ہو

اور ایک معنی کیو اسطے مثلاً قرینہ وغیرہ مرجح ہو تو اس مرجح معنی پر حمل کرینگے ہذا ما یقتضیه المقام واللہ سبحانه وتعالیٰ اعلم بحقیقة الحال۔

المجیب
العبد
محمد ریحان حسین مجددی کان اللہ تعالیٰ له

الجواب صواب
العبد
محمد معوان حسین مجددی کان اللہ له
ناظم مدرسہ ارشاد العلوم رامپور
مہر

الجواب صحیح
العبد
محمد شجاعت علی عفی عنه مدرس مدرسہ ارشاد العلوم
مہر

نعم الجواب والمجیب مصیب وانا الفقیر الی المولی القدیر سید احمد القادری الرضوی المکی بابی البرکات حماه اللہ من الآفات

الجواب صحیح والمجیب نجیح لاشک فی حقیقة المسئلة المذکورة لا ینبغی للمسلم الحنفی ان یتزوج فی محرمها حرره ابو الخیر فیض الشجاد بریلوی مروتی

بقلمه

الجواب صحیح والمجیب نجیح
العبد
الفقیر محمد اکبر الحنفی القادری الشاذلی
الی اللہ الولی غفر له ولوالدیه

الجواب صحیح والمجیب نجیح ابو الحسنات
حافظ محمد احمد حسینی قادری الوری

صح الجواب
نظام الدین ملتانی ثم وزیرآبادی

صحت نامہ رسالہ طرق الہدیٰ والارشاد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ٹائٹل	۳	بچکن	بچکن	۱۹	۹	واستغشوا۱۱	وا ستغشوا
″	″	بے بنیاد	بے بنیادو	۲۱	۱۷	بات پر	بات بات پر
″	″	نامراد	نامرادو	۲۳	۸	ملائکہ	ملائکہ کا
″	″	تخم فساد	تخم فساد	۲۶	۱	(یہاں جو مسئلہ ہے یہ بعد کا ہے یعنی صفحہ ۳۵ پر یہ بیان ہے غلطی سے یہ پہلے لکھا گیا اور وہ موخر ہو گیا طبع ثانی میں انشاء اللہ اسکا لحاظ کر لیا جائیگا)	
″	۶	طرق	طرق				
۲	۱۱	افضل	اجل	۲۷	۸	الوسعت	الوسعۃ
۳	۱۵	اجبین	اجمعین	۳۴	۶	مرغوم	مزعوم
۹	۶	واجب فرض	واجب و فرض	۳۵	۲	کیا پر کہا	کیا صفحہ ۳۰ پر کہا
″	۹	یعنی معاملہ	معاملہ	۳۸	۹	مسمے بہا	مسماۃ
۱۱	۸	فریادی	فریادی	۳۹	۱۴	دین	
۱۲	۴	غیر سر	غیر سر	۴۱	۵	کی تدنگ	وتر تنگ
″	۱۸	ہمت	ہمت	۴۶	۱۲	شرط	شروط
۱۶	۳	دلیری	دلیری و	۵۳	۷	معترلہ	معتزلہ
″	۵	کفار کے قلوب پر ابھی تک	قلوب کفار پر اب تک	۶۰	۴	صبجۃ	صحیحۃ
				۶۴	۳	کاسبھا	کاسمہا
″	۷	ابھم	ایہم	۷۵	۶	اکر	اگر
″	۹	بسرفرماکر	بسر فرماتے اور	۷۸	۲	مسلمانوں	مسلمان
۱۷	۵	یہیں	نہیں	″	″	سے	.
″	۸	سلیمہ	سلیم	۷۹	۷	تختقد	نعتقد